هو القادر

کھلا وہ بن گل اس مثنوی سے سوبہار | سال و نام اسکا ہے باغ نوبہار ۱۲

یقین ہی کہ کسی گلشن طبع مین اس رنگ و بو کا گل نہین
پھولا۔ اور کسی شاخ نظم پر اس مزے کا ثمر نہین پھلا۔
فی الحقیقت عندلیب دل کے لئے بہار بے صرصر ہی۔
اور طوطی جان کے لئے تنگ شکر۔ کیونکہ طراحی اس گلشن ہمیشہ بہار کی
جناب استادی اعتضادی قبلہ گاہی شفقت پناہی بہار پیرائے
چمنستان سخن سنجی جلوہ افروز گلشن شعر و شاعری بلبل
گلزار فصاحت گل شاخسار بلاغت۔ نکتہ رس دقیقہ گزین
خلف الصدق غلام محمد خانصاحب ابن حاجی غلام قطب الدین
خان بہادر خواہرزادہ حضرت نواب والاجاہ جنت آرامگاہ
حضرت ~~بہاء الدین~~ غلام محمد صاحب مروت مد فیوضاتہ نے ڈالی ہی۔
اور توصیف جشن ولادت باسعادت نور نگاہ عفت دختر نیک اختر قدردان
ازلی گوہر بحر دریا دلی جناب قادر علی خان بہادر تحصیلدار کاؤلی کی
آبیاری سے تازگی بخشتی ہی۔ سو ان دنون بفضلہ تعالی جلشانہ
حسب عقیدت بندہ ضعیف سید عبد اللطیف متخلص بلطف کے مطبع جامع الاخبار مین
شگفتگی انطباع پائی

۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۸ ہجری | بمقام مدراس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قلم کب کرے وصف خالق رقم
زبان جبکہ ہو انبیا کی قلم

نہیں اسکی قدرت کو ذرہ کمی
کرے قطرۂ آب کو آدمی

ز ابر آورد قطرہ سوئے یم
ز صلب آورد نطفہ در شکم

وزان قطرہ لولوئے لالا کند
وزین صورتے سرو بالا کند

وہ خالق ہے بے نیاز و غنی
دو کون اسکی اک ذات کی روشنی

ہی وہ تو عالم الغیب ستار و بار | یہہ دو حرف قدرت ہین لیل و نہار

ہی وہ صانع و قادر و دستور | ہئے ذرے ہین قدرت کے شمس و قمر

کرے قہر سے گر وہ ذری نگہہ | تو یکدم مین ہو جائین آدم ہوا

جو دیکھی نگاہ عنایات سے | گنہ مجھسے بدکار کے بخش دے

نہین روح تو کوئی خوب شی | سو وہ ادنی اک بندۂ حکم ہی

کرے ایسے خالق کی تعریف کون | بیک کن سے کئے جسنے پیدا دو کون

رہینگے نہ آدم نہ ارض و سما | بقا ہی وہی سب ہین اسکے فنا

وہ چاہے زمین آسمان پر چلے | نہ یک ذرہ بن حکم اسکے سے ہلے

عجب تجھ ہے اسکی داد و دہش | کرے کرم کو سنگ مین پرورش

خوش آوے ہمیشہ دل دردمند　　کرے عاجزی عاصیونکی پسند

صدا مجھسے عاصی گنہ گار پر　　غضب سے دو چندان کرم کی نظر

مرے مجھسا گر کوئی بدکار زشت　　وہ چاہے بنے قبر اسکی بہشت

کرے زہد پر اپنے گر کوی نظر　　کبھو خلد مین ہو نہ اسکا گذر

جو محتاج اسکی عنایت کا ہی　　نہین اسکو مانع کہین کوئی شی

عجب کچھ مسبب وہ رزاق ہی　　نگہہ کے پرے ہی نکوی اسکی شی

خزانیکا اسکے ہو کسکو شمار　　نہ مانگے تلک دے ہزاران ہزار

دیا بندگانکا کبھو بیخطر　　نہ اسکے دئے بن ہے کوئی گہر

دیے نے اسیکے ہی روشن جہان　　دیا سب اسیکا یہان کیا وہان

دیا اُسکا روشن ہوا ایک آن / تو پھر جانو اندھیری ہی دو جہان

عجب اُسکی قدرت عجب اُسکے کام / برے ہین قیاس بشر سے تمام

یہ سمجھو کہ دور اُس سے یہہ تہی کبھی / وہ تارے زمین پر اُتارے ابھی

وہ آب آسمان سے برسائے ہی / وہ آتش کو پانی مین دکھلائے ہی

کرین رحمتین اُسکی کیا یاد کوئی / نہین ذات سے اُسکی ناشاد کوئی

وہ از بسکہ رحمان و غفار ہی / خدائی اُسیہیکو سزوار ہی

یہہ ہی اُسکی قدرت کہ ہم مشت خاک / غبار گنہ سے جو ہو جائین پاک

جو اُسکی ہو اک نگاہ عطا / رہین تا ابد غرق بحر خطا

خطا بخش ہی کون اُسکے سوا / گنہگار کو دے ہی جنت مین جا

نہین فوات سے اُسکی کوئی بے امید
ہی مجھسے گنہ گار کو بھی امید

نبی گرچہ دنیا مین سبکی کہی
وے بخشش دیگا برائے نبی

تعریف مین شفیع المذنبین خاتم النبیین محبوب العلمین امام الاولین والآخرین کی سرور عالم حامی اُمم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشی سے لکھون کیون نہ نعت نبی ص
ہی کی خوشی ہی سو رب کی خوشی

نبی ص کون وہ خاصۂ ذوالمنن
ہین دلبند جسکے حسین و حسن

نبی ص کون وہ خواجہ بعث و نشر
ہی لخت جگر جسکی خاتون حشر

نبی ص کون وہ خاصۂ کردگار
ہین جس صاحب کے ہین اصحاب چار

نبی ص کون وہ جسکا نور نظر
حبیب خدا قطب جن و بشر

نبی کون وہ شاہ روز جزا | شفاعت کو جسکی نہین انتہا

نبی کون وہ جسکے دو نونہال | کرینگے قیامت مین ہمکو نہال

ہے توصیف اسکی جو کہوے زبان | زبان بشر کو یہہ طاقت کہان

وہ امی لقب ہی کہ جسکے لئے | ہین لوح و قلم حق نے پیدا کئے

وہ امی لقب ہی یہہ ای ذی شعور | ہی ہر علم آئینہ جسکے حضور

ہی تعریف اسکی خدا کا کلام | کلیم اسکا مداح اک لا کلام

ہی وہ عالم العلم حق بےعدیل | نہ راز قلیل اسکا سمجھے خلیل

ہی انوار کا اک نشان اسکے طور | مسیح ایک بیروح اسکے حضور

وہ اک حاکم دوسرا ہی یقین | وہ اک خاتم انبیا ہی یقین

وہ اک خاصۂ رب ہے بے ریب و شک — کہ بعد خدا ہے وہ عالم میں یک

قد و قامت اسکا ہے وہ بے مثال — قیامت ہو بلہار بے قیل و قال

تھا قد وہ تھا نور حق اک عیان — جو ہو نور تو اسکو سایہ کہان

ہوا یہان نہ سایہ فگن اس لئے — کہ امت پہ کل وہان وہ سایہ رہے

پڑا اس لئے اسکا سایہ نہین — کہان سایہ اسکا کہان یہ زمین

ہوی جبکہ معراج تو آسمان — یہہ سوچا کہ وہ مہر کون و مکان

سوے ارض رونق فزا آج ہے — یہہ جب تک رہے اسکو معراج ہے

جو کہنے لگا وہ شہنشاہ دین — قدوم مبارک بروے زمین

کی چالاکی اتنی وہ چالاک بر — نہ سایہ کو پڑنے دیا خاک پر

سجان اسقدر محو سایہ ہوا | نہ فرق اسمین اُس سائے مین کچھ رہا
بنا جسکہ ہمرنگ سایہ فلک | لیا سر پہ اپنے جہاں سبکو اک
ہو باطن مین جسکا قدم عرش پر | تو کیون سایہ اُسکا پڑی فرش پر
نہین اسلئے وہ زمین پر پڑا | کہ ہی دل پہ شمس و قمر کے چڑھا
بلند اسلئے ہی وہ سایہ مدام | رہے سر پہ عالم کے تا صبح و شام
نہو یون تو کیون کہیو مہربان | ہی سینہ مہ و مہر کا سایہ بان
وہ اِس شکل ہی رحمت العالمین | اسیکے ہی سائے مین دنیا و دین
سبب اور جو ہو تو ہو بیشک ہی | شریک ایسے یکتا کا ہو کیون کوئے
الہی بمدح و ثنائے نبی | میری التجا تجھسے اب ہی یہی

نہین تا ابد دلکو اور کچہ ہوس | مجھے آل کا اُسکے یکسایہ بس
نہو عمر ضایع خور و خواب مین | رہون سرخرو چار اصحاب مین
جو یہان چاہون یا وہان کرون التجا | دے صدقہ اُسکی مجھے آل کا
خدایا بحق بنی فاطمہ | کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

مناجات بہ درگاہ قاضی الحاجات خالق الارض و السموات
کافی المہمات دافع البلیات مجیب الدعوات جل شانہٗ و تعالی عظمتہٗ

ہو عاصی ہون ای خالقِ لاشریک | نہین کوئی کنا ہو نمین میرا شریک
ہون وہ روسیہ مجرم بدشعار | گنہ میرے ماتھون ہین نت مشار
نہین روسیہ آسمان کہن | ہے یہہ عکس عصیان میرا ہی سخن

جو واقف ہو میرے گنہ سے جہان
کہے دیکھتے ہی مجھے الامان

ہین میرے گناہونکے کام اسقدر
ہو دوزخ کو سائے سے میرے خطر

گناہونکے جب یاد آتے ہین کام
سحر میری آنکھو مین ہووے ہی شام

جلون ہون یہان تک بسوز گناہ
ہی مانند چرخ دوتا دل سیاہ

مگر تو جو دیکھے زروئے کرم
نہین ایسے لاکھون گناہو کا غم

ہین یارب جو نو دیہ نو تیرے نام
ہین صدقے ہر اک نام کے صبح و شام

کرون ہون پر اب اتنی ہی التجا
جو غفار ہی اسم اقدس ترا

تصدق سے اس نام کے ای کریم
میرے بخش دیجو گناہ عظیم

تیرے نام کی چاہتا ہون پناہ
نہین لایق عفو میرے گناہ

بحق نبی رکھیو نت شادمان — بزرگونکو میرے یہان اور وہان

جو ہین میرے خویش و برادر تمام — عنایت سے تیرے رہین شادکام

دل و جان ہین جو میرے محب — ہوںنت فرحت و راحت انکے نصیب

اور از فیض و افضال خیر الوری — رہے گلشن عمر جب تک ہرا

نسیم کرم سے تیرے ذو الکرام — تیرے مشفق و مہربان صبح و شام

جو نزہت فزا باغ رحمت کے ہین — جو یکتا گہر درج وحدت کے ہین

ابد تک وہ ای قادر بی نیاز — بحق علی نت رہین سرفراز

مین بندا ہون وہ عبد اللہ تیرے — ہون مذنب سبھی بندگی سے پرے

گنہ پر تیرے مت نظر کیجئے — ہمیشہ بہ رحمت نظر کیجئے

بنایا جہا مین بصد فخر و جاہ | جسے تو نے ای میرے غفار شاہ
رہے وہ بہ دنیا و دین شادمان | کہ ہی فیض سے جسکا شاد اک جہان
رہے پیر اعظم ہی وہ دستگیر | غلام اوسکے لاکہون سے برنا و پیر
مہ معرفت ہی وہ مہر ہمم | رہ شرع پر ہی بہت ثابت قدم
ہین حامی نت اوسکے رسول خدا | رہے کیون نہ فیض اوسکا جاری سدا
جو ہی حاکم اعظم اس عصر کا | ہی وہ فیض یاب اوس سے صبح و مسا
یہہ فیاض عالم کیا اسکو حق | لین اوس سے سبق حاکمان سبق
خدایا بحق جناب امیر | رہے خوش وہ حاکم یہہ کہتا [illegible]

در شکایت فلک فلاکت منزلت مصدر الم مطعون عالم بے مہر ستیزہ رو فتنہ جو

لال زبانی دشمن زبان آوران عدوی عشاق بدخواه خوبان افاق تیز نگو بزالعیادے

لکھون چرخ کجرو کی کیا مین چلن | سیہ ہی ازل سے ہی وہ بے سخن
دل اس روسیہ کا ہی ہم رنگ سنگ | نہین بہا ہی اسکو دنیا کا رنگ
ہمیشہ کو ہی اسکے سایئے تلے | یہہ ممکن نہین ہی کہ یہہ بہو لے پہلے
ہین خوار اسکی انکہو نمین روشن ضمیر | کرے ہی جوانمرد کو رشک پیر
یہہ وہ چرخ ہی جس سے اہل ہنر | سدا چرخ کہا تے ہین اٹہون پہر
یہہ وہ چرخ ہی مخزن مکر و فن | قطعہ کہ کل مرد و زن ہین ظن و تیک ظن
سدا اسکے شاکی ہین شام و سحر | ہین داغی اسی سے یہہ شمس و قمر
یہہ وہ چرخ کل جسکو بالکل نہین | زمین پر کبہو کاہ زیر زمین

نہین یہہ فلک ایک آفت ہی یہہ
نہین یہہ فلک پر فلاکت ہی یہہ

نہین اس فلک کے کوئی نیک کام
یہہ دشمن نہین دیندارونکا رام

ہی صبح اسکی دولت سد آئینہ چاک
اڑالئے ہی سر پر نت اپنے یہہ خاک

نہین ہی یہہ رنگ شفق صبح و شام
یہہ ہی خون آشام عاشق مدام

وہ یک زنگ کی آئینہ ہی یہہ فلک
کہ جسکا شب تار پرتو ہی یک

غرض یہہ کسو کا نہین کارساز
سدا اسکو الفت سے ہی احتراز

کہ عشق اسکو یک آن بہاتا نہین
اسے نام عاشق خوش آتا نہین

ازل سے یہہ بدخواہ حسن و کمال
ہی نت اسکے پاس ایک وصل و جمال

جو ہین کوہ کن شیر افگن جوان
عدو جان شیرین کا انکے بجان

جسے لیلی اک سوز و الفت ہی
کرے اسکو مجنون کہلا کوئی شئی

ہی لالہ کا دل اس سے نت داغدار
ہی یہہ بلبل و گل کی انکہونمین خار

سدا دل ہی اسکا محبت سے دور
ہی یہہ بیمروت مروت سے دور

وہ بیمہر ہی اور پرفن ہی یہہ
سدا ماہ رویونکا دشمن ہی یہہ

اسے وصل جز ہجر بہاتا نہین
کسی قسم کا یہہ تجربہ ہی یقین

نہ رکہے کسی کی بہلائی سے کام
ہمیشہ لڑائی جدائی سے کام

یہہ معشوق و عاشق کے حق مین ہی آگ
لگا کر کے لگا لگائے ہی آگ

بگذار رہتی سدا صبح و شام
رولانا ہی ہنستونکو ہی اسکا کام

قطعہ

رخ و زلف خوبان کا ہی یہہ عدو
دیوانہ جو کوئی پری رخ کا ہو

کرے عقل و ہوش اُسکے دل سے پرے
جو بے مار زلفون پہ کوئی مرے

تو پہونچے اُسکی پریشان پہ اندہیر ہو
وہی لف پیرو نمین زنجیر ہو

جو ہو عاشق خال و خط تو یقین
رکھے حرف یک اُسپہ یہہ نکتہ چین

دلیرونکا جان کاہ ہی یہہ سدا
محبت کا بدخواہ ہی یہہ سدا

جو والہ ہو چشمان مخمور کا
اُسے یک نہ یک دِسے سدا

جو دل دست و پا کا حنا بستہ ہے
کسو سروِ قامت کے بستہ رہا ہے

بہت اُسکی انکہوں نے لوہو بہائے
وہ جب تک جئے بیچ بہتا بہائے

جو عاشق کسو کی ہو رفتار کا
سدا رکھے کر اُسکو بے دست و پا

جو باتون ہی پر ہو فدا بے سخن
کرے اُسکو تصویر سا بے سخن

جو در پردہ الفت ہی باہم کہین ‏ کرے اسکو رسوائے عالم یقین

ہر اک کام آسان کر اول دکہائے ‏ پہر ایسا بدامِ محبت پہسائے

ہو کیسا ہی وہ اہلِ دین نیک نام ‏ بتونکا بنا دے ہی جہٹ اسکو رام

یہہ وہ روسیہ ہی کہ اسکے قرین ‏ ہی یکسان سبہی بہ نزد کفر و دین

سدا مانعِ شادمانی ہی یہہ ‏ بڑا دشمنِ نوجوانی ہی یہہ

اسے موسمِ عیش بہاتا نہین ‏ اسے کوئی عاشق خوش آتا نہین

یہہ ڈالے ہی منت یکدلو نمین دوئی ‏ کرے یک کو دو دو دن دیکہے کبہی

جو لگ رہتی ہین انکہین باہم ایکجا ‏ انہین چرخ دے کے لڑا ہی گیا

مروت سے ہو جو باہم بات چیت ‏ نہین اسکو منظور یہہ رسم و ریت

زبان لال اس وسیہ کی نہین
زبان آورونکا ہی دشمن یقین

یہہ بیقدر ہی چرخ پیر کہن
ہی کم جن سے دنیا مین قدر سخن

نہین بوئے مہر اسکے دلمین ذرے
ہی یہہ دشمن شاعر و شاعری

نہین کچہ جسے قافئے کی خبر
ہمیشہ ردیف اُسکا یہہ بی خبر

اسے کس زبانسے سراہون بہلا
عدو سے صلہ ہی یہہ ہجو صلہ

نہین بحر و تقطیع کا آشنا
نہین بہاہی اسکو شعر و ثنا

نہین سنجش انداز و صنعت کی پاس
زحافات آفات ہین اسکے پاس

بجز قطع الفت نہین اسکو کار
میرا دل رباعی سا مگرے ہی چار

سہ و مہر کا اس سے داغی ہی دل
یہہ ہی ماہ رویونکی چہاتی پہ سِل

خوش آتی ہین عقل کی اسکو بات | سیانے دیوانونسے ہین اسکے نات

یہہ لاریب ہی بحر رنج و محن | خوش اوسے ہی نت اسکو بیت الحزن

پہر لٹّے ہی یہہ بدر کو دربدر | پہرے باندہنا اسکے ساتہے گہر

الٰہی بحقِ رسولِ امین | نہ رکہہ اسکے سائے مین مجہکو کہین

مجہے اپنی الفت سے دے وہ جگہہ | پہرے اسپہ ہرگز نہ میری نگہہ

گریزان ہین نت اس سے شمس و قمر | جہان ایک سا کی ہی شام و سحر

نہین یہہ کسو کا غرض آشنا | لکہون کیون نہ کوئی آشنا کی ثنا

در توصیفِ شب روز افروز وسراپا محبوبِ ماہ فام خوشی نام

سناؤن ہون یک رات کی واردات | تہی شب برات آہ وہ دل افروز رات

عجب کچھ سماں تہا زیر فلک
نہ تہی شب وہ زلفِ زرافشاں تہی

نہ زلف زرافشاں تہی شب برات
تہی شب برات نور ایک با صد صفات

چمکتے تہے انجم قمر سے دوچند
سماں نور کا آسماں سے بلند

نہ تہی یہہ کواکب تہا یہہ سپہر
کہ ادنی ستارہ تہا مانند مہر

عجب شب تہی وہ نور بخش انام
مہ چاردہ جسکا داغی غلام

تہی اسرنگ مہتاب کی روشنی
زمین ساری سیماب کی تہی بنی

نہ سیماب کی تہی زمین تہی یقین
تہا مرآت سا آپ فرش زمین

نہ فرش زمین مہ نہ تہی چاندنی
تہی ہیرے کی تختی زمین گل بنی

کہوں کیا سماں تہا وہ کیا نور تہا
کہ ہر سمت نورٌ علیٰ نور تہا

غرض تھی عجب رات راحت فزا | سماں ایسا دیکھا نہوگا سما

تھی فرشِ زمیں چاندنی اسقدر | زمیں بالکل آتی نہیں تھی نظر

عجب رات تھی رونق افزاے دہر | بنا معدنِ نور ہر ایک شہر

شرف دے جو چاہے شب قدر کو | کرے دربدر لیلۃ البدر کو

نیا وہ بنا چرخ اخضر کا رنگ | کہ دنیا بنی شکل آئینہ رنگ

قطعہ

دو بارا[۱۲] ستاؤں ہوں یک وصف لیل | مہ چاردہ[۱۴] کو یہہ اُس سے تھی میل

کرے تہا زبس مہر سے یہہ کلام | ہوں ہیں سے شش و پنج نیر[۱۳] اعلام

یہہ کچھ چاندنی کی تھی ہر سو بہا | کہ باہم تھے یک وقت لیل و نہا

جو دیکھا فلک کو کہا وہ یہی | ہی کیا قدرتی شامیانہ زری

تھی رات وہ اور تھی چاندنی — تھی یک شئی کہ وہ نور سے تھی چھنی

جو دیکھے ذرا غور سے دوربین — نظر پڑ گئی اسکو تا وِ زمین

بد اختر جو تھے صاف پے کینہ تھے — زمین آسمان رشک آئینہ تھے

تصدق تھی ہر سو نسیم بہار — فدا اختر می صبح صادق نثار

غرض چار سو دیکھتے دیکھتے — لگا دل یہہ کہنے اچانک مجھے

یہہ کیا ایک بیک آسمانکو ہوا — یہہ کیسی خوشی کیا جہانکو ہوا

یہہ کس ثریا کے لئے ہی خوشی — یہہ کس خوش لقا کے لئے ہی خوشی

یہہ کس لالہ رو کی ہی آتشکا رنگ — جہانکو یہہ کسکی خوشی کی امنگ

یہہ کس رشک خورشید کی ہی خوشی — یہہ کس مہر امید کی ہی خوشی

یہہ کس فرحت افزا کی خاطر ہی آج ۔ یہہ کس نور دین کی خاطر ہی آج

یہہ کسکے لئے یک جہان شاد ہی ۔ زمین شاد ہی آسمان شاد ہی

وہین بس مجھے ایک حیرت ہوی ۔ کہ کیون یک بیک یہہ بشاشت ہوی

نظر آی ایسمین یک رشکِ حور ۔ کہ جسکے سراپا سے ٹپکے تہا نور

عجب رنگ ڈہنگ اور عجب شکل و طور ۔ مجسم بظاہر بباطن کچھہ اور

سراپا

سراپا کہ سر سے خوشی تہی نثار ۔ رخ و زلف پر صدقے لیل و نہار

وہ فرق و جبین کچہہ نہین اسمین فرق ۔ تہے یکجا یہ بایکدگر غرب و شرق

جو پیشانی کی لکہون یکسر صفات ۔ ہون ظاہر سبہی مجہپہ شش آنی بات

لکھون کیا پہر اُس مہلک کی ثنا مین | جو دل سیکڑون ہاتہ سے لے چہین

حلاوت تہی ہنسی کی بس اسقدر | پریشان ہو دل دیکہتے سر بسر

وہ کاکل جو دیکہی کوئی پُر ہوس | اُڑے ہوش دل کا کُل اکدم مین بس

جو ہو محو زلف سیہ اکبار | لکھی نے سیاہی کُتب بیشمار

قطعہ

نہ دیکہے ہو پیر و جوان کوئی اگر | سحر شب مین شب صبح مین جلوہ گر

رخ و زلف پر اُسکے کیجو نگاہ | کرو یاد پہر مجکو شام و پگاہ

وہ نازک کمانی بہوین بے نظیر | کمان جسکے غم سے بنا چرخ پیر

دوون نسبت بہوین سے مین کیا تیغ کو | وہ ابرو کہ لے خلق کی آبرو

کرون نرگس مست کا کیا بیان | لین یک طرفۃ العین مین دو جہان

بیان گردش چشم ہو کیوں تمام ۔ ہیں گردش میں مردم سدا صبح و شام

مژہ وہ کہ پڑ جاوے جس پر نظر ۔ چھدیں مردم دو یہاں کے جگر

جو نرگس کے گل کے تئیں کوئی خار ۔ تعشق کہیں دیکھے پہلے ہو زینہار

تو یک پل وہ چشم و مژہ دیکھئے ۔ زرو ٹھے مروت میری جسم سے

تہی عارض پہ یوں خال و خط کی بہار ۔ کہ یوسف کے سوئے پہ ہو جوں نگار

نہ عارض کو خوبی دکھائی بہار ۔ گل تو جوانیکو آئی بہار

کروں خال کا کس زباں سے بیاں ۔ ہی نقطے میں قدرت خدا کی عیاں

کہوں خالِ لب کو نگیوں پر نگہ ۔ ہوا بوسہ لینے کے باعث سیہ

جو پھر وصفِ رخسار گلگوں سناؤں ۔ شبِ تار کو کر اجالا بتاؤں

کروں کیا اور اُسکی صفائی بیان پہسل جاے لب ہو جو بوسیکا دہیان

کہوں لعل لب کی نہیں کچھ سے بات خجل جسکے آگے ہو مصری نبات

اگر بات کرنے میں تک لب ہلاے تو دنتونکو چمکتے ستارے دکہاے

ہو کیوں لبے لب کی صفت یک بیک شکر لب کے آگے ہو جسکے نمک

ملے لب پہ مسی وہ رشک گہر شب اور تارے دکہلا آٹہون پہر

سنیں یوں یہاں نہ کوئی کان نتہے وہ کان تو کیوں ڈربے ہلکے دو کان

سنے ہوش و گوش الجہا یہاں ہمسرے نتہے کان وہ کان قدرت کے ہاتہے

وہ بینی کہ جو جہو شان دیکہہ پاے تو خود بینی اپنی سبہی بہول جاے

جو دیکہے وہ بینی بغور ایک آن بنے جان غمناک حیرت کے کان

وہ غنچہ دہن جسکے لب سے دماغ | ہنسے مست ہو جان و دل باغ باغ

تھا تنگ ایسا اُس رشک گل کا دہن | نہیں منہہ سے نکلے ہی میرے سخن

ہو کیونکر ایسی چاہ زنخ کا بیان | کہ ہو باؤلی چاہ میں جسکے جان

جسے بہاوے نت اُسکی چاہ ذقن | وہ چاہے مروت کے میٹھے سخن

وہ گردن صراحی سی دیکھے اگر | کٹے بے صراحی گلا سر بسر

نہیں اُسکو نسبت صراحی کے ساتھ | قسم کہا کے ماروں صُراحی پہ ہاتھ

دو دن کیا اُسکو شیشہ مینا کے سنگ | عیاں جسمیں ہو دست قدرت کا رنگ

وہ شانے کہ شانے جسے دیکھہ کر | دوانے بنیں عقل کہو کر سر

وہ بازو کہ ہاتھ آوے گر ایک پل | تو ہو کیا نہ کچھ میرے ہاتھوں عمل

وہ ساعد کہ کہتے تھے بجو نکے ساتھ — ہین دو جگ کے صنعات اللہ کے ہاتھ

وہ پہنچے اور ایسی کلائی کہین — قسم پنجتن کی مین دیکھی نہین

وہ ساعد کہ ہیہات جنکی خضور — ہہین شاخ شمیم بلور پر یہ نور

کیا ناخن دست کا جو حساب — ہین دو ہاتھ پر دس مہ و آفتاب

جونت ایسے ہاتھون کتین دیکھیان — بلائین لون دن رات تیرے پاون

ہو ناخن نکیون تیغ خونی ہلا — ہی خون حنا سر بسر برملا

منور وہ سینہ ہہ از ماہ و مہر — ہنین ملکہ دیکھا کہین یہہ سپہر

لگے کیون نہ ایسے کچو نکو نظر — ہین دو سر بمہر ایکجا گنج زر

اگر کچہ وہ پاؤن تو بولون یہہ بات — ثمر عشق کے آج آئے ہین ہات

نہو دست درس یہہ اگر ایکبار | نزق جائیں وہ ہاتھ مثل انار

کروں نرمئے جسم کا کیا بیان | نہیں اتنی رکھے ہے نرمی زبان

اگرچہ کہ بے استخوان ہے زبان | پر اُس تن کے آگے ہی اک استخوان

وہ بندِ ازار اُسکا نازک تہا یہہ | دکھائی نہ دیتے تہے جسکے گرہ

تو کیا کچہ نہو نرم بندِ ازار | تہا تسپر کمر کو گرہ ایک بار

یقین جانیو کچہ نہیں اسمیں لاف | ہی نقش گرہ ہی میاں اُسکی ناف

نکیون بہاوے وہ ناف شام نگاہ | کہ ایسی ہی ہی کہ جی الفت کی راہ

ہو کیا اور صفت اُس کمر کی کہو | جسے تاب بارِ نظر کی نہو

مگر اتنا کہتی ہی عقل رسا | ہی یک سایۂ موئے زلف دوتا

صفت کیا کوئی اُس کمر کی کرے | جو ہو عقل و ہوش و نظر کے پرے

کروں زیر ناف اور کیا میں رقم
پھسل جائے ہی انگلیوں سے قلم

جو اس رنگ ناف و کمر کی ہو نشان
تو کیوں ہو عیاں صاف وصف نہاں

ہی یہہ صفت نادانوں کو عزیز
کہ فی نفسہ ہی تفرج کی چیز

سُرین وہ سنہری دو شیشے گول
لیں لاکہوں کروروں کی دولت کو مول

کمر وہ یقین کام آتی نہیں
جو پشتی پہ ہوتے ایسے سُرین

نظر کر تری پشت پر ایکبار
ہو اُس طرف سے صاف اُس طرف پار

تہے اُس ماہ کے ایسے پشت و شکم
ہوں آئینے کے جیسے پشت و شکم

وہ پشت و شکم تک جو دیکہے کبہی
تو ہو مردم چشم کو گدگدی

ہو گر فرق اِس سے زیادہ نہ ہو
یک آئینہ یک رشک آئینہ ہو

وہ رعنا جوان ہاؤ رو خوش لقا　　جو دیکھا سو حیران ہی بن رہا

وہ رانین کو دیکھے جنھین ایک آن　　ہوتنسے روان جا بن رعنا جوان

وہ زانو کہ بیٹھون جو زانو بہرا　　تو سمجھون بھی دولت کو دوسرا

لگے ساق کو جب صبا کے نہ ہات　　وہ پاؤن جو ہاتھ آوے قسمت کی بات

حنا دیکھ پاوے جو پنجون تلے　　شفق بے کشش و پنج انکھین ملے

کف پا ہے کچھ نازک اور نرم نرم　　قطعہ　　بتر ین فرش گل پر تو ہو جا بن گرم

بنین سرخ اسرنگ تا پشت پا　　ہو سرخی عیان یک برنگ حنا

ہو اُس پیر کی نازکی کیا بیان　　ہو رنگ حنا جسکو بار گران

رکھے پاؤن بتر بتر کے سنجاف صاف　　بترون پاؤن پر تو خطا ہو معاف

قد اسکا اگر سرو دیکھے ذرا
پڑے پاؤن پر سر وا پنا جھکا

بھلا ایسی رفتار ہو کسکو یاد
کہ دیکھے سے جسکے ہو شمشاد شاد

جو اک صبح سوے چمن ہو روان
نسیم صبا سیکھے اٹکھیلیان

عجب چال ہے ہال اور عجب آن بان
ہون پامال یک آن مین لاکھہ جہان

ہین چرخ بیوجہ سر بر زمین
رکھے پیر تا وہ کہین نازنین

قطعہ

دکھاوے جو پاون وہ پردہ نشین
تو کر حشر برپا کہے حور عین

برنگ حنا چھوڑ یکدم نجاون
جو پہچانتے پاون کہین ایسے پاون

ہو کیون اسکی کفشونکا جوڑا بھلا
حنا جسکے پیرون پہ ہو مبتلا

قطعہ

لکھون کیا سراپا پھر اس گل کا ہاے
جز امید وصل اور اسکے سواے

اگر کوئی لکھے دل مبتلا | سراپا خطا ہی سراپا خطا

وہ پوشاک رنگین کہ جسپر نثار | بہار و مہ مہر لیل و نہار

وہ پوشاک دیکھے دل دردناک | کرے دامن صبر کو چاک چاک

وہ پوشاک پہرے چمن میں جو کے | بہ از بوی گل سیکڑوں میل جائے

وہ پوشاک میلی ہو کس رنگ آہ | جو پہرے ہو ایسی کوئی رشک ماہ

وہ پوشاک دیکھی اگر کوئی لیل | تو پہر مہ کو ہو چاندنی سے نہ میل

وہ پہلوئے نازک وہ نگین لباس | اڑی رنگ و بو دیکھہ گل کی حواس

وہ جوڑا جو دیکھا کہاں بے سخن | رہوں ایسے یکتا کا جوڑا ہی میں

نہو کیوں وہ جوڑا عجیب و غریب | ملے ایسا جوڑا یہہ کسکے نصیب

وہ پشواز زرین کہ جسکے حضور
تہو مہر کے رخ پہ ذرہ سا نور

تہی یک غیرت گل وہ غنچہ دہن
کہوں اسکی پشواز کی کیا پہبن

وہ خوش رنگ پشواز کا گہیر گل
کہ پہولا ہی بیرون تہ غنچہ گل

سراسر جہلکتی تہی یوں دامنی
ہو درخشندہ بادل مین چون دامنی

تہ بس دامنی تہی وہ لاہی کی لال
ہو انکہونکی جس سے سیاہی بہی لال

صفا ایسی تہی اسرنگ پوشاک کی
ضیا بخش ہر چشم نمناک کی

نہ پشواز تہی وہ تہی دامنی
گل چاندنی پر تہی یک چاندنی

وہ مہتابی انگیا کہ جسکی پہبن
دکہاتی تہی مہہ پر قمر کے کرن

وہ انگیا تہر اسے کی رشک بہار
ترق جا دل دیکہہ شکل انار

جو دیکھے وہ محرم زری یک نظر | تو بہر سمجھے کنچن کو مس سے بتر (بمعنے زر)

وہ کرتی کہ دیکھے نہ جو ایک آن | تو کرتی رہے کیون نہ عاشق کی جان

وہ کرتی کہ کیون جان غمناک ہو | کہ دل دیکھتے ہی جیسے چاک ہو

کہے تو جو کچھ دیکھہ پاوے بغور | کہ یہہ تکمی گو تہا کناری ہی اور

وہ تکمہ چمکتا گریبان سے | جو چاہے چمک ماہ و انجم کو دے

یہان تک وہ تکمہ چمکتا ہوا | نہ جس تک مہ و خور کی پہنچی نگہہ

وہ سنجاف زرین یہہ رشک بہار | کہ ہون جسکے بوتون تہ انجم نثار

تمامی کا سنجاف جسپر تمام | زر و سیم و لعل و جواہر کا کام

وہ پاجامہ رشک بہار اسقدر | ہو دل چاک عاشق کا دیکھے اگر

وہ پاجامہ ایسا وہ بند ازار ۔ لے جہت دلسے عاشق کے صبر و قرار

وہ بندِ ازار اور وہ گچھونکی شان ۔ لگا رشتہ کہینچے سرپا کی جان

وہ رومال پاوے اگر مشتری ۔ زرومال پامال کردے سبہی

وہ رومال زرین لگے ہاتھہ اگر ۔ ملے مہہ پہ خورشید آنکہون پر

نمود ایسے کرتی سے انگئے کے گل ۔ جسے دیکہہ گلشن مین گل کہلائے گل

گلیمین وہ ہار ایک رشک چمن ۔ کہے تو کہ پہولا ہی جنت کا بن

تہا ایک ہاتھہ مین ساختہ پہول یون ۔ ہو گلدستہ شاخ بلورین پہ جون

پسینے کی بو پہ وہ چہرہ پُر آب ۔ فدا رخنہ دل بو پہ عطرِ گلاب

کمر پر رکھے ہاتھہ اس آن سے ۔ صدا نکلے ہیہات کی جان سے

جو دیکھے وہ مہ رو بروے فلک ملایک کے دل چھین لے یک بیک

قد ایسا ہے اپنے شمشاد ہاتھہ قیامت سدا چال کے ساتھہ ساتھہ

قد ایک ہر آن ہو دل جا نسے چلے ایسی انداز او آن سے

رکھے فرش پر اپنے نزاکت سے پاؤن پڑے گل کی پتّے پہ جس رنگ چھاون

جو آجاوے پیرو ہمین سایہ کبھی قدم کے اُٹھاتے ہی ٹھوکر لگی

پڑے سایۂ زلف مشکین جس آن تو کیا چیخ مارے سیہ مار جان

تبسم وہ غنچو نکتین گل بناسے ہنسی وہ کہ روتے ہوے کو ہنسا سے

کہے تہا یہی چاند سن بھول سے تو نکلا ہی کیون شب کو رہ بھول کے

وہ موتی کا ٹیکا پُر از آب و تاب کہے تو کہ تارو نمین ہی آفتاب

ہنوز تنک ہے کیوں وہ ٹیکا بھلا کہ در جسکے انجم سے ہون خوشنما

لڑے موتیوں کی لڑی مانگ سے کہ دل خلق کا سب بہ مانگ لے

وہ چوٹی کہ اتنی سچوٹی کہان زبان مین میری جو کرون وہ بیان

یہہ لانبی کہ اپنے پڑے آپ پاون کہون جھوٹ تو مار سا مار کہاون

جبین ریز افشان تھی قدر سے یون رخ خور پہ رخشندہ ذرے ہون جون

سر سر گہر سے بھرے موتی تھے یون لڑی کہکشان کی ہویدا ہین جون

وہ نتھنی لے نت ہوش مندون سے ہوش وہ حلقے فلک جسکا حلقہ بگوش

وہ بالے کہ ہالے کو مہ کے مدام دکھانے تھے بالا جو ہوتی تھی شام

جواہر جو تھے سارے جان گیر تھے جہان گیریان سو جہان گیر تھے

وہ موتیکا ڈولترا نظر گر پڑے — تو حسرت سے تارے بیسے تار الڑے

وہ کیا چشم بد دور تہا ستترا — کہ چشم عاشق کو ہان مت لڑا

قطعہ

وہ چنپا کلی جسکو گل کی کلی — ذرا دیکھتے ہی ہو بہہ بیکلی

وہ چنپا کلی پہر نہ بہولے کبہو — نہ گلشن مین جون پہول بہولے کبہو

تہا اس شکل محرم پہ مالا پترا — کہ تو مہ و خور پہ ہالہ پترا

وہ جگنی جو دیکھی سو کیو لیجی — کہ اب جگ مین جینا ہی جان کندنی

پترے ڈھگڈھگی وہ نظر کر یک آن — تو آجا سے جہت ڈھگڈھگی ہی مین جان

وہ ہیکل اچپن ہو کیون آج کل — جو ہیکل کہہ عاشق سے بالکل گل

یہ اس رنگ سے ہر آن زیور سے کان — کہ تو کہہ ہین لعل و گوہر کے کان

اوا بندا بالیکا ہو کیون بیان
ہی بندیکا دل پیرو بالا یہان

بلاق ایسی یک طاق آفاق مین
کہے تو دیا یک ہی دو طاق مین

کرے تہا یہ پہنچ بندھنا نو نسے بات
یہہ شانے لگے کس دوانیکے ہات

سدا پہول بالی یہ صدقے یہان
ہو بچکان بجلی یہ بجلی نشان

کرن پہول کی یہہ یہن کانمین
کہ پہولا ہی گویا چمن کانمین

وہ ہسلی کہ دیکہے زرو خیال
کہے تو گلے لگ رہا ہی ہلال

وہ پتے کہ دسے شاخ دلکو مروڑ
وہ جسلے کہ جیکا تہو جگمین جوڑ

وہ جہمکے کہ جمہور کل خاص عام
سنے ہون شہا کا نو نسے ہی کلام

کہان ایسے دنیا مین مجہول ہو
کہ دونو جہان جسکا یک مول ہو

بھی پاؤں میں ایسے پڑے پازیب ۔ کہ سو پائے زیب اُسنے نت پازیب

لکھوں اُسکی کیا چال اور نازکو ۔ کہ دے جسکے پازیب اندازکو

لکھوں کیا صفت اُس مہ نازکی ۔ کہ پتلی تھی یک نازو اندازکی

کہوں ایسے اعضا غضب ہوں بھلا ۔ جو اعضا ہوں عاشق کے حقمین قضا

جسے عاشقان حسن بولیں سدا ۔ سراپا پہ اسکے سراسر فدا

اگر مسئلے حسن پر اپنے آئے ۔ تو ترکہا دُنیا کو قتل قتل سکہائے

کہوں ایسے جانان کتین جان دے ۔ دے سو جان اگر قُم باذنی کہے

دل یک خلق کا امنین پہیر لے ۔ جہان گردش چشم سے گہیر لے

تبسم قیامت ہنسی قہر یک ۔ بلا سبز خط اور نگہہ زہر یک

قیامت صفا کہون نہ وہ رنگ ہو | جسے دیکھتے آئینہ دنگ ہو

وہ چہرے کی سرخی وہ تہبکی نظر | رگ چشم دے چبہ جون نشتر

سدا ایسی ناز و ادا سے چلے | کہے دل کہ چل اسکے پیرون ملے

وہ رشک مسیحا ز روئے حیا | کہ منہہ چہپہ کی بس وہ مرہی گیا

کرشمہ وہ غمزہ وہ اور آن وہ | نہ دے صبر دل جان کو آن وہ

کمر وہ کہ آتی نظر ہی نہین | کہون کیون نہ اسکو کمر ہی نہین

چلے اس کمر پر جو وہ نونہال | ہی یہہ قدرت خالق لایزال

کرون آگے کیا اُسکی خوبی بیان | ہی عاجز خیال و گمان بیگمان

نہیون است میرا سخن ہو یقین | کہ کہنا مجھے جہوٹ بہاتا نہین

غرض دل یہہ اسکا دوانہ ہوا | ہوا یون ہوی دید کی جان ہوا
گیا روبرو جو اسی سے یون | لگا بہنے انکہونسے دریا سی خون
ذرا ہوش آیا تو تکنے لگا | بہکنے لگا دل تو بکنے لگا
کہ ایمہرو ش مہ جبین نازنین | خدارا ز روے مروت ببین
تو اسن آنسے دیکہی وہ رشک حور | ہوا چشم بد دور دل مجہسے دور
بہین چشم نم غمسے ہمشکل مشک | قدمبوس ہونے چلے طفل اشک
جو ہین زلف و رخ پر ہوا دل نثار | نظر آئے یکجا سے لیل و نہار
وہین بس یہہ روداد حیرت ہوی | کہ کیون یک بیک یہہ قیامت ہوی
لگی کہنے جب عقل ای ذی تمیز | ہوا ایسا کیون ماہ کنعان عزیز

نگینون صنعتِ حق پہ قربان ہو جان | کہ ہے اُسکی قدرت کی ایسی ہی شان

صفائی ہے یہہ رخ پر کہ منہہ ایکبار | نظر آوے عاشق کا آئینہ وار

نگہیون ایسے خونخوار سے جی لگے | نگہہ وہ کہ سینے مین برچھی لگے

رخ ایسا کہ خورشید رخشان فدا | ادا وہ کہ جسپر دل و جان فدا

لیے دل اچہین نکلی جو منہہ سے سخن | ڈبا دیوے چاہے جو چاہِ ذقن

نمک اُسکے منہہ کا کہے کیا زبان | ہین تعریف مین جسکے شکر لبان

غرض اس مروّت قرین کو یقین | ہوا یہہ کہ جہوٹ اسمین اصلا نہین

یہہ لاریب و بے شبہ و بے قیل و قال | ہے شہزادئی ملکِ حسن و جمال

کہا جی کہ چل جہٹ گلے ہاے ہو | دو چار ایسے مہوش سے یکبار ہو

ہو ہر طرح تک ہم سخن بے سخن
کہاں ایسے گل اور کہاں یہہ چمن

الآخر بصد عجز و آداب سے
کی عرض اتنی اُس رشک مہتاب سے

بنام حکیم سخن آفرین
حدیثے بگو تا کنم آفرین

بگو حال خود یا ز من حال نو
شنو ای خود آرا خدا را شنو

تجھے اپنے حسن و ادا کی قسم
تجھے عشق کی اور وفا کی قسم

قسم ہی تجھے اپنی انداز کی
قسم تجھکو ہر آن کی ناز کی

قسم نظم ابرو کی اپنی تجھے
قسم نثر گیسو کی اپنی تجھے

تجھے تیر مژگان کی سوگند ہی
تجھے دُر سے دندان کی سوگند ہی

قسم لب کی سرخی کی اپنی تجھے
قسم دل کی اور جی کی اپنی تجھے

قسم ہاں مستی کی تیری تجھے — قسم جان سپاری کی میری تجھے

قسم ہی تجھے نرگس چشم کی — قسم لطف کی اور قسم خشم کی

قسم لعل لب اور دہن کی تجھے — قسم میٹھے میٹھے سخن کی تجھے

قسم سر کی سوگند رخسار کی — قسم تجھکو ہی اپنے رفتار کی

قسم ہی تجھے اپنے پوشاک کی — قسم تجھکو ہر جان غمناک کی

قسم سرو کی اور شمشاد کی — قسم قیس کی اور فرہاد کی

قسم ہی تجھے گل کی ای رشک گل — قسم تجھکو بلبل کی ای رشک گل

قسم ناچ کی اور گت کی قسم — قسم مے کی اور کیفیت کی قسم

قسم ہی مروت کی میری تجھے — قسم جوش الفت کی میری تجھے

قسم ہی تجھے وصل کی رات کی
قسم ہجر کے رنج و آفات کی

قسم آہ و زاری کی میری تجھے
قسم بیقراری کی میری تجھے

قسم تجھکو میرے دل و جان کی
قسم تجھکو حضرت سلیمان کی

قسم ہر پری کی تجھے بیگمان
قسم حور و غلمان کی ہر ہر زمان

قسم گردش چشم کی ہی تجھے
قسم اسکی ہائے ہی جو شی تجھے

قسم تجھکو چین جبین کی یقین
مرے دلکو لے چہین اے مہ جبین

تجھے مجھہ دل ناتوان کی قسم
زمین کی قسم آسمان کی قسم

قسم تجھکو ہر قسم کی بیگمان
قسم کی قسم تجھکو اے خصم جان

خدا کے لئے مجھسے ہنس بولئے
لب اپنے ذرا شکل گل کھولئے

زبانِ دُرافشان سے کر بہرہ ور
ہی ہر ہر سخن تیرا رشکِ گہر

مین تجھسے نہ پھیرون دل اپنا کبھی
دے احوال سے اپنے تک آگہی

تیرا آج سے مین دوانہ ہوا
یہان کسطرح تیرا آنا ہوا

بکش پا زمن چون ز دنیا فقیر
بدستم بدہ دست و شو دستگیر

سزد گوییم ار ابر رحمت رسید
و یا مہ برآمد بچرخ امید

بیا تا بپایت شوم سرنگون
دلم در تو من از تو تا کے برون

تو بولی یہہ ہسکے وہ رشکِ چمن
تو ہی اپنی دلکی سنا بے سخن

خوش آوے کیونکر مروت کی بات
مروت کی باتین ہین رشکِ نبات

سنا اُس سے جب یہہ مرد فرتن
کہا یہہ ز راہِ مروت وہین

غزل

بهرآن فدایت دل و جانمن | بقرآن حدیثت تو ایمان من
پریشانئ دل چه گویم چو زلف | پریشانم از جان پریشان من
بروزیکه از تو بناشم بعید | همان روز صد عید قربان من
خدا حق لب سندست و من حق پرست | توئی دین و ایمان من جان من
توئی صبح امیدم و شام وصل | توئی ماه من مهر تابان من
بیا بوسیت دست شستم ز جان | بیا زود سرو خرامان من

بچشم مروت ای آئینه رو
ببین جانب چشم حیرانمن

نہ خواہان ہون سنبل کا نہ خوشبو کا
فقط ہون دیوانہ تیری دید کا

مین کیا کرون کیون سیر باغ گل
تیرے رخ کے آگے ہی اک خار گل

نہین ہو مین والہ کسی چشم کا
ہون بیمار تجھ نرگسی چشم کا

لئے جہین دل لعل لب بے سخن
ڈبائی تیری مجھکو چاہ ذقن

صفائی یہ گردن کی تیری بہلا
مین قربان کرون کیون اپنا گلا

نہین کچھہ میرے جیکو جینے کا دہیان
یہہ تجھہ دل کو ہی تیرے سینے کا دہیان

غم ناف کردے کیون نہ سیر گل
ہین یا بہی سے سوراخ اکناف دل
سوراخ ناف ۱۲

نظر ہی نہ آوے تیری جب میان
ہو کس رنگ وصف نہانی بیان

ہو جی کیون نہ وصف ہا مین خجل
ترق جائے ہی شکل گندم کے دل

قسم عشق کی یہہ عجب جا ہی — زبان شرم سے وا تو نہین کہی

ہی اصل حقیقت یہی ورنہ ہیچ — ہزارو نسبے الفت میں ہین پیچ

کرون دل کو تیرے حوالے نکیون — تیرون تجھسے جانان لے ملے نکیون

نہین تجھ بن اب نسبت کی احتیاج — مجھے مار ڈالی تیری کاکل آج

میرے حق مین دن شکل شب ہے سیاہ — کرے ہی غضب تیری تہکی نگاہ

قسم مہر کی تجھکو ہو مہربان — ازل کا مجھے اپنا دیوانہ جان

تیرے تیر مژگان پہ ہون یون نثار — رگ دلمین کھٹکے ہی سو نوک خار

گیا رشتہ صبر جان کا ہ ٹوٹ — لیا حسن نے کشور دلکو لوٹ

بہلا ہووے کیونکر خور و خواب ہے — ہی دل تربین صد رنگ سیماب ہے

لبون پر ہی دم جسم بیجان تجہ — یہہ کچہ وصل کا تیرے ارمان ہے

بہلا کہہ تو ای دشمن جان و دین — جتے کسطرح یہہ مروت قرین

خدا کی قسم تیرے آن و ادا — کئے تمنے میرے دل و جان جدا

تیرے بن ہے یکدم قیامت مجھے — رولا مت مجھے اب ستا مت مجھے

ہین عاشق تیرا دین و ایمان تو — میرے جسم مین جان ہی جان تو

نہین ایکدم جیکو آرام ہی — دل ای بت تیرا اسقدر رام ہی

خدارا اب اتنا تو کہہ جان جان — ہو کسطرح تیرا آنا یہان

خفا بے سبب کیون ہو ای خوش لقا — کہو بات کرنیمین نقصان کیا

ہی یہہ ڈنگ ڈہنگ آدمیت سے دور — نہین کہاین انسان ای رشک حور

بیا جانمن دزد دلم جان تست
سر و چشم من بر رہِ پای تست

نثار حدیث دلِ عشق کیش
بفرما ز لعل شکر خای خویش

بہ ویرانۂ من چرا آمدی
کدامی پری پوش کجا آمدی

تو کس ناز سے بولی وہ دلربا
ترا نام جب ہی مروت ہوا

تو سمجھا ہی کیا ای تو نے لب مجھے
زمانے کی کچھ بھی خبر ہی تجھے

تو ٹُٹی کیا دِوانہ ہو مجھ پر مرے
زمانے کی پریوں سے ہو ہیں پرے

نہ میں جانور ہوں نہ بیجان ہوں
نہ جن ہوں نہ بت ہوں نہ انسان ہوں

ہیں قربان مجھ گل جان غمگین مرے
دونوں ہیں فرہاد و شیریں مرے

فدا مجھ پہ شب صبح صادق نثار
گل و غنچے بلہار صدقے بہار

ز من کام اہل زمین ہر زمانست | من آنم کہ قربان من دو جہانست

بغیر م دل خلق در پیچ و تاب | من آنم کہ جز من جہان یک سراب

جہانمین جہان ہو نہ میرا گذر | وہ ہی قید خانہ وہ ماتم کا گہر

ہے حیرت ہی اسجاے مجھکو کمال | کدہر ہی تیری عقل ای خوش خصال

مروت کہے ہی تجھے ہر کہین | کہون مین تو ہرگز مروت نہین

جہانکو تیرے شعر کا ہی خیال | ہی ہر ہر سخن تیرا سحر حلال

تیری بات ہو کیون نہ رشک نبات | ہی گل گلشن عشق مین تیری بات

ہے از لعل و دُر تیری ہر بات ہے | خوشی تیرے ہمراہ دن رات ہے

ہی تجھہ مین مروت محبت بہت | تیرا ہر سخن رونق بہشت

ہی گھر آج کسکے خوشی برملا
نہین کیا خبر تجھکو اتنی بہلا

کہان ہی تو ہی تیرا کدھر ہی مزاج
جہان ایک خورسند و شادان ہی آج

خوشی آج کس قدردان کے ھی گھر
نہین دی کسی نے تجھے یہہ خبر

ہین مداح کل شاعران جہان
پہ یہہ کہہ رہے ہین مژدہ کہان

بحق علی قادر ذو الجلال
ہی گھر آج اُسکے بشاشت کمال

وہ ازبسکہ ہی قدردان سخن
سخن پر فدا جسکے جان سخن

سخن سنج ایسا نہو گا کہین
وہ ہمراز سر سخن ہی یقین

اُسی کے گھر اب تہنیت کے لئے
مین جاتی ہون تجہ بہی خبر ہی تجھے

خوشی سے جہانکو سدا کام ہی
خوشی ہی دوانے میرا نام ہی

میں انسان نہیں ہوں عاشق ہی تو ‌ ‌ مگر فنِ الفت میں صادق ہی تو

ہی جیسا تخلص مروت تیرا ‌ ‌ ہی دل تیرا ویسا ہی الفت بھرا

پہ تا حشر سُن ای مروت خصال ‌ ‌ نہیں دور ہوگا یہہ تجھسے خیال

سُنا تھی اس انداز سے نازنین ‌ ‌ بنا صاف دل کان حیرت ہوئین

لگا تکنے اُس ماہ کو جو بغور ‌ ‌ زیادہ ہوا جوشِ الفت کو اور

ہوں دشمن اگر آسمان و زمین ‌ ‌ محبت سو دل چھوٹ جاتی نہیں

وہ کچھ اور ہی گھات کی بات ہی ‌ ‌ نہیں سبکو لذت یہہ ہیہات ہی

وہیں پھر یہہ اُس جان جاں سے کہا ‌ ‌ بھلا اتنا کہئے تو ای دلربا

وہ ہی کون جاتی ہی تجھ جیسکے گھر ‌ ‌ مجھے دے تو اُس قدردانکی خبر

میں انسان نہیں ہوں عاشق ہے تو
مگر تو بھی الفت میں صادق ہے تو

ہی جیسا تخلص مروت ترا
ہی دل ترا ویسا ہی الفت بھرا

پہ تا حشر سن ابمروت خصال
نہیں دور ہوگا یہہ تجھسے خیال

سنائی اس انداز سے نازنین
بنا صاف دل کان حیرت وہین

لگا تکنے اُس ماہ کو جو بغور
زیادہ ہوا جوش الفت کو اور

ہیں ہو دشمن اگر آسمان و زمین
محبت سو دل چھوٹ جاتی نہیں

وہ کچھ اور ہی گہات کی بات ہے
نہیں سبکو لذت یہہ بہات ہے

وہیں پھر یہہ اُس جان جاں نے کہا
بھلا اتنا کہئے تو ای دلربا

وہ ہی کون جاتی ہی تو جسکے گہر
مجھے دے تو اُس قدر دانکی خبر

تو مداح ہو جسکی ای جان جان
کہیون مدح مین اُسکے کہو لوکن بیان

تو بولی ابہی مین وہان جاؤنگی
نہ آویگا تو میرے ہمرہ کبہی

کہا تب پکڑ اس پریزاد کا ہات
رہون سایہ سان نت تیرے ساتھ

فلک پر بہی جاوے تو ای نازنین
کبہو تیرا پیچھا نہ چھوڑون یقین

کہی بس مین وہ مہ بیدل
خبر تجھکو معلوم ہوگی یہہ کل

تو یون بول اُٹھا مین ہین سحر ما
وہ کیا بات گل کی ہی ای گلبدن

سُنا کر دے تک جانِ بیکل کو گل
ہی گل کا بہروسا کسے آج کل

تو بولی مجھے وہ گلِ نو بہار
ہو بیکل نہ اتنا ذرا لے قرار

خبر جب تو گل گل سے بیکل مجھے
تیرا دوست یک گل کہیگا تجھے

یہ کہتی ہوں اتنا تو کر مت قصور ۔۔۔ لکہا اس قدر ان کی خوشی بالضرور

اب آگے لکھے کیا دل بیقرار ۔۔۔ یہہ بولی سو گم ہو گئے ایکبار

ہوا بس یہہ عالم ہوا جی ہوا ۔۔۔ نہین گم ہوی وہ مین خود گم ہوا

بہار آئی تہی کیا چمن سے گئی ۔۔۔ نہین وہ گئی جان تنسے گئی

ہوی پھر یہہ دلکو میرے بیکلی ۔۔۔ کہلے ہاے کس رنگ گل کی کلی

ہوی عقل حیران جون آئینہ ۔۔۔ دل بیکل اک گل کا پتلا بنا

اسی سوچ مین دن گیا آئی شب ۔۔۔ کٹی جبکہ شب سب برنج و تعب

کیا صبح سا دل گریبان کو چاک ۔۔۔ بنا خواہش دوست مین دردناک

کہ بولے وہ کون آج آکل کی بات ۔۔۔ تہی خواہش ہی دلکو تا صبح رات

عزیزو ذرا دیکہو قدرت کے کام ‖ خوشی سے خوشی کے سنو اب کلام

در تصدیق کلام محبوب ماہ فام خوشی نام تمہید تہنیت جشن ولادت باسعادت دخت عالی نصیب جناب والا شان قادر علیخان بہادر معروف بہ قادو میان دام اشفاقہ بایمای محبت کیش مروت اندیش ہمدم و ہمجلیس مشفقی و مکرمی عبد الصمد صاحب خوش نویس سلمہ اللہ الصمد

سناوون ہوں اُس روز کی کیفیت ‖ کہ وہ خوش لقا نو گل تہنیت

دکہا حسن دل جہین کر بیقرار ‖ جو یہہ کہہ کے گم ہو گئی ایکبار

جہان جاؤن ہو میں ہان کی خبر ‖ کہیگا تیرا ایک ذی ہنر

سہجو تی اب اُس خوش لقا کی فرا ‖ عزیزو سنو تک دل ایپر ہہرا

قسم شعر کی جھوٹ کہتا نہیں — از لسے مین یک راست گو ہون یقین

میرا ایک بڑا یار ہمراز ہی — مروت محبت مین ممتاز ہی

رکھے شاد مان اسکو حق تا ابد — کہ ہی نام نیک اسکا عبد الصمد

ہی وہ صاحب دل بنام علی — جگر بند حاجی غلام علی

جسے فیض بخش جہان سے سخن — کھے تہا زمانہ اک ای یار سُن

بحق محمد وہ عالی گہر — تہے حاجی غلام علی کے پدر

زہے صاحب عدل و دُرّ کمال — سخن گستر و عالم بے مثال

دُر درج راز خفی و جلی — مہ برج دین قاضئے اُوجلی

بافضال خلاق رب العباد — تہا اورنگ آباد گل اُس سے شاد

زبس ہے صاحب خلق و اوصاف بود | دُرِ عدل دریای انصاف بود

پیئے فیض سے مست ہر صبح و شام | ہوے جان بحق پی شہادت کا جام

جو ہین اقربا و نسبے اُسکے نیا | ہمیشہ اُنہین رُقیہ و عایشہ

بافضال خیر النسا بیگمان | رکہین تا ابد سرخرو شادمان

غرض وہ عجب یار ذیشان ہی | عجب صاحب خُلق و احسان ہی

فنِ دوستی مین نرہے اوستاد | مروت شعار و مروت نژاد

دُرِ خُلق ہی ہمروت نہین | ہی یکتا ہمہ رو مروت یقین

کرین ہر کسو سے محبت کی بات | مروت کرے سب سے وہ نیک ذات

بجان راغب زہد و تقوے مدام | وظیفہ ہی پڑتے رہین صبح و شام

کل اوقات مامور ہینگی سدا
پڑہے ہے اور لکہین بنت کلام خدا

بفضل خدا و رسول انام
بڑا عابد و زاہد و نیک نام

رسا خوش نصیب و بس خوش رقم
یہ از سلک گوہر ہی خط یک قلم

لکہے خوب یون ہو خفی یا جلی
لے نقطونسے نجم فلک روشنی

بخوبی لکہے حرف حرف اس نمط
فدا خط پہ ہو خوبرو نکا خط

ہو وصف بیان وہ لکہے گر اگر
لکہے نوک پہ ہنر سے نکلے گہر

کرے خوش نویسی جب خوش خصال
ہو ہر حرف مطبوع اہل کمال

ہیں خط جتنے بیشک وہ ندرت رقم
لکہے یک قلم سے ہی سب یکقلم

نہین شعر گوئی پہ چندان خیال
پہ رکہے ہی تنبیہ بہی تا کمال

لکھے ہے سخن صاف جون آرسی — ہو اشعار ہندی و یا فارسی

رہے نیک بخت و ہے خوش نصیب — شریف و نجیب و عجیب و غریب

عزیز اسکو اسکے عزیزان کو سب — رکھے نت بافضالِ شاہِ عرب

بحق محی دین کے کرم سے سبھی — عزیزان بجان ہین غلام علی

رکھے بے شک و شبہ اسے پنجتن — خوشی سات آتھون پہر بے سخن

اسی روز دی اسنے دعوت مجھے — بلایا بصد ہا مروت مجھے

وہین یاد آئی اس اچپل کی بات — کہ تہی بات جس گل کی رشک نبات

غرض گہر کو اس یار داعی کے جا — لگا تکنے حیرت سے چپ جا بجا

کہ وہ خوش لقا ہی خوشی جسکا نام — کدہر ہی کہان کسطرف کس مقام

ہوا اخر الامر معلوم یہہ | جو ہی یارِ داعی کے گہر دہوم ہہ

خدا نے دیا ہی اُسے یک پسر | خوشی اُسکے چہلّے کی کی اسقدر

جو آئے تہے اصحاب و یاران تمام | تکلف سے کہایا سبہون نے طعام

لئے پان پہول اور سنے راگ و رنگ | بشاشت سے کہنے لگے بیدرنگ

مبارک ہو یہہ خرمی و طرب | وہین ایک تاریخ بندے نے تب

کہی از عنایات رب المجید | مبارک بشاشت زر و امید

١٢ ٦ ٧

تو کہنے لگا مجہکو وہ ذی ہنر | ہہنچا تیرا ہنی یہہ نور نظر

مبارک ہوا احباب کو بہی تمام | با فضال اولادِ خیر الانام

ہوے جبکہ الحاصل اک جا ہہم | تہے یاران جو یکدل خجستہ شیم

تو آپس مین ہونے لگی یون خوشی ۔ کہ دیکھی نہو ایسی گردون خوشی

خوشی فکر پیسے جو کہونی لگی ۔ بہم دل لگی بسکہ ہونی لگی

نتھی جز بشاشت کوئی اور بات ۔ گیا دن جب آئی دل افروز رات

لگے کرنے احباب یکسر خوشی ۔ یہ تھی اور ہی میرے دلپر خوشی

کرے تھا کوئی دوستانہ گلہ ۔ کوئی شعر پڑہ مانگتا تھا صلہ

خوشی کا تھا ہر دل مین جوش و خروش ۔ مین تصویر دیوار سا تھا خموش

لگا کہنے پیر مجھکو وہ ذی شعور ۔ مروت کی ہی یہہ مروت سے دور

جو خاموش بیٹھے ہو مین بے سخن ۔ تو بولا وہین مین کہ ای یار سن

محبت پہ تیری مروت فدا ۔ ہو ہمراز و ہمدم یہہ فرحت سدا

خوشی تیرے دلبر ہی جب لال کی ‏ ‏ خوشی دیکھے اس لال کی آل کی

تو کیا خوش ہو کہنے لگا جھٹ وہ یار ‏ ‏ ہزار آفریں ای مروت شعار

پڑھی بیت وہ کیا تو انداز کی ‏ ‏ کہ ہی جسمیں لفظ ایک ہمراز کی

کہا تب میں کیا ایسی انداز ہی ‏ ‏ وہ کیا لفظ ہمراز میں راز ہی

کہا اسنے لا کہو نسے انداز میں ‏ ‏ کہ ایک آشنا میرے ہمراز میں

کہا مینے ہمراز جب ہو وہی ‏ ‏ تو پھر کیا ہماری رہی دوستی

تو کہنے لگا سنیو ای مہربان ‏ ‏ میرا ایک مدت کا ہی مہربان

دریا بے بہا ہی وہ عالی مقام ‏ ‏ کہ قادر علیخان بہادر نام ہی

سخن اسکا یکسر انداز ہی ‏ ‏ تخلص بہی کیا خوب ہمراز ہی

بجا ہی کہین ہم جو اُسکو ولی | ہی فی الحال وہ ساکنِ کاولی

کہی تو نے جو لفظ ہمرازکی | مجھے اُسکی یاد آگئی دوستی

جو دیکھے تو بولے یہہ بے ریب و شک | ہی تحصیلداریکو زیب اُس سے یک

ہی یکتا بتحصیلِ علم و ہنر | سراسر سخن رشکِ لعل و گہر

خرد اُس سے سیکھے ہی انصاف ڈہنگ | ہین سب اُسکے مداح اہل فرنگ

بفرہنگ یکتا جو ہین آج کل | بدل جاتے ہین اُسکے گہر سے بہل

جہان ہی وہ بستی یہہ اباد ہی | مسافر غریبونکا دل شاد ہی

نہین کوئی دل تنگ اُس سے کبہی | بجان اُسکے واصف ہین عالم سبہی

بفضل خدا و رسول انام | تمامی ولایت مین ہی اُسکا نام

بفضل و ہنر ہی وہ یکتائی دہر | ہیں مشہور شعر اسکے ہر اک شہر
ہیں شعر اسکے سب ہندی و فارسی رنگین | بشاہ عرب فصاحت جون آرسی
کہے فارسی شعر وہ بیدل | کہ ہر بیت کو کہئے بیت الغزل
کہے تو بحق شہنشاہ دین | ہی خسرو یہہ ملک سخنکا یقین
کہے شعر صایب وہ یون بے سخن | جو صایب ہی آوے تو کہئے سخن
کہے تو جو سن پاوی اسکا کلام | ہوا چکے مشہور عرفی کا نام
کرے تازہ تازہ وہ روشن ضمیر | بیک بیت لاکھون مضامین اسیر
عجب خوش تلاش اور کہے خوش زبان | ہو حق اسکا ناصر علی مہربان
جو شعر اسکا ہندیمین سن پاے | کہے اسکو صد رشک سودا عصر

وہ بندش کہ باندہوے اپنے ہاتھ ❊ مضامین دلچسپ ہین ساتھ ساتھ

زبس ہی مزاج اسکا بحر کمال ❊ ہر اک فن مین یکتا ہے قیل وقال

کہے شعر یون عاشقانہ مدام ❊ ہو مجنون دل سامعین لاکلام

تہا ہندی مین جرات جو یک اوستاد ❊ ہین اشعار استادونکو جسیکے یاد

سخن اسکا بیشک خداداد تہا ❊ ہر اک فن مین وہ ایک استاد تہا

ہین کل شعر اسکے یہ از لعل ودر ❊ سراسر مضامین تازہ سے پر

بہلا فارسی شعر کہتے ہین جو ❊ نہین ایسی انداز سے تو کہو

تہا وہ بی سخن اوستاد سخن ❊ بہر علم دیتا تہا داد سخن

جو بی سمجہے ہی انداز ورمز شعر ❊ کہے اسپہ ہی ختم انداز شعر

جو ہمعصر اُسکے تھے شاعر سبھی
ہوں اُسکے مقابل یہہ جرات تھی

نہ سودائی ہوکر کے بکتا تہا وہ
تزاد و تقابل مین یکتا تہا وہ

قدم اِس روش پر دہیں رکھے ہم
فرشتے کے جس رہ مین اکھڑے قدم

نہ سمجھو کہ شعر اُسکے ہین صاف صاف
کیسے حوصلہ ہی یہہ جرات معاف

سخن اُسکا سمجھے یہہ قدرت کہان
یہہ طاقت کہان اور یہہ جرات کہان

جو تہا علم اُسکو خدا داد تہا
یہہ لاریب ہی وہ تو استاد تہا

یک استاد شاگردونسے اُسکے آج
ہی وہ جس سے استادونکو احتیاج

رہی تا قیامت سدا شادمان
ہی جرات تو یہہ قول ہر ہر زمان

بنایا ہی بہت مروت مجھے
نہتی فی الحقیقت یہہ جرات مجھے

یہ بہجت رہے اسکو رب العباد | کہ استاد ونکا ہی وہ یک استاد

ہے سحر حلال اسکا ہر ہر کلام | وہ صاحب میرا مین ہون اسکا غلام

نہین جب سے مدرس ہین وہ یقین | مجھے شعر کہنا خوش آتا نہین

بحق خداوند کون ومکان | رہے شادمان وہ جہان ہی وہان

کہون کیون نہ ازروے بہجت یقین | بنام حسین اسکو ہین تاج دین

ہی مشہور تر از مہ وآفتاب | ہو شایان نکیون اسکو نام وخطاب

رہے خوش اسے خالق کائنات | کہ دنیا مین بہجت ہی یک اسکی ذات

یہہ طبع رسا دی خدا نے اسے | ملے علم کے ہین خزانے اسے

ہی ہیتے سخن مین یہہ اسکے مزا | کہے تو ہی ہر بات بہجت فزا

نہین کام اُسے کوئی ہیبت سوا
تخلص لکھون اُسکو ہیبت خوش آئے

جو ہین اُسکی اولاد و آل و حبیب
مسرت ہو تا حشر اُنکے نصیب

نہین یکقدم شرع سے دور ہے
وہ عالم ہے عالم مین مشہور ہے

سخی وہ کہ ہے وہ جہان یکجہان
سدا اُسکے بہن جائیے یہانسے وہان

ہم وہ با فضالِ شاہِ امم
کہے تو کہ سستے تھے حاتم کو ہم

کوئی ایسا ذی ہمت شان یقین
نہ قاضی کہین ہے نہ مفتی کہین

ہر اک علم مین نظم و نثر اسقدر
جھکادے ہے اہل لسان اپنا سر

خدا کی قسم کچھ نہین اسمین لاف
بصد صنعت ایسا لکھے صاف صاف

سنے جو تحریر کہے بالیقین
اب ایسا کوئی فی الحقیقت نہین

جو شاگرد ایسا ہو استاد کو ہو کتنی نہ اس فن مین جرات کبھو

کہون کب تلک وصف استاد کا سن اے ذی مروت ذرا دل لگا

وہ جرات ہی ہوتا تو بے ریب و شک لے قادر علیخان کا شعر اک نہ یک

بدل میں یہہ تحسین کرتا یقین بہت شعر تضمین کرتا یقین

کہون اسکے کیا شعر گوئی کی بات ہی ہر ہر سخن لعل و شکر نبات

بہر صدا سے زمان و زمین ہر یک شعر ہے اسکا نقش نگین

سخن گوئی کا اسکے عالم ہی یہہ سدا اسکے مداح ہین کہ و مہہ

بس اب کس زبانسے ہون اُسکے دی حق نے یہہ کچھ طبع موزون اُسے

نکلتے ہین یون اُسکے مہہ سے سخن کہے تو کہ ہی شعر یہہ بے سخن

وہ انشا لکھے دیکھے گر سطر یک
کرے دست بوسی دبیر فلک

جو دیکھے تک اُسکا شکستہ قلم
شکستہ دلان ہون دُر شاک قلم

ہی قدر سخن اُسکے پاس اسقدر
سخن آور ونکو دے لعل دُر ر

لکھون شرح اُسکی شرافت کی کیا
ہی نجم نجابت وہ مہر وفا

بخلق و مروت وہ مشہور ہی
دل اُسکا محبت سے معمور ہی

کرون بحث کیا اُسکے مین علم کا
ہی یکتا بخوبی نہ دوسرا

ہے وہ عامل و کامل و خوش شعار
بملک علوم اک ہی تحصیلدار

نہین ایک ہی کام پر وہ مدام
ہی کام جہان اُسکا ہر ایک کام

کہون کیون نہ مین خیر ولے
دی عزت یہہ کچہ رب عزت اُسے

مرے فیض سے مہر الطاف ہے — در عدل ہے کان انصاف ہے

ہے وہ ذی نصیب عجیب و غریب — نہیں کوئی ایسا حق کا حبیب

ہے ریگ روان اسکے نزدیک زر — دل ایسا کہ دریا میں بھردے گہر

عجب متقی عامل نیک نام — عبادت میں گذرے ہے صبح و شام

مجھے ہے غرض خالق بے نیاز — کیا اسطرح سے اسے سرفراز

نہیں آج کل اسکے مانند کوی — تہی یک آرزو ہو کہ دلبند کوئی

ہے عرض خالق سے شام و سحر — پسر ہو و یا دختر رشک قمر

تو خالق میرا میں ہوں بندہ تیرا — کسی شکل آباد کر گھر میرا

دے یک قرۃ العین وہ اے غفور — کہ جس نور دیدہ سے ہو گھر کو نور

نہ رکھہ دنوا بیتی مجھے یاد سے
سدا شاد رکھہ آل و اولاد سے

یہی مجھسے ہر آن فریاد ہی
جہانمین بڑی زینت اولاد ہی

مجھے لاکھہ ہی وہ تیرا ایک دیا
کہ روشن جو ہو میرے دلکا دیا

دیا ہو وہ جس سے ہو مین باغ باغ
کہون ہی یہی اپنے گہر کا چراغ

دیے دلبند وہ یک مجھے ماہ فام
کہ دنیا مین جس سے رہے میرا نام

دیے دلبند وہ ای کریم جہان
کہ جانون بدل اُسکو تعویذ جان

دیے دلبند وہ نیکخو با مراد
کہ دیکھے سے جسکے ہو دل شاد شاد

دیے دلبند وہ از طفیل رسول
کرون شکر مانند گل پہول پہول

دیے دلبند وہ از طفیل علی
بر آوین میرے سب مراد دلی

دیے دلبند وہ از طفیل حسن — کہ دیکھوں کبھو میں نہ رنج و محن

دیے دلبند وہ از طفیل حسین — ہو انکھوں کو ٹھنڈک اور دل و جانکو چین

دیے دلبند وہ مجھکو ایمرے رب — رہوں شاد جس کے سبب روز و شب

دیے دلبند وہ مجھکو رب العباد — کہ دارین میں وہ رہے بامراد

کرا اتنا کرم ایمرے ذو الاکرام — ذی اولاد بولیں مجھے خاص و عام

پھر مشکل دے ایک دلبند تو — ہو فرزند یا دختر بہتر سبکو

غرض از طفیل جناب رسول — دعا اسکی اللہ نے کی قبول

دی یک دختر ایسی اُسے نیک خو — ہو خورشید لے نور جسکے حضور

وہ دختر کہ اختر سے بھی خوب تر — وہ دختر دل و جانسے محبوب تر

خجل ہو جسے دیکھہ بدر منیر — زمین کیون نہو غیرت چرخ پیر

لگے کہنے کل اقربا دیکھہ کر — زمین پر اُتارا یہہ کسنے قمر

بہ از ماہ سمجھیں نکیون ہم اسے — بجا ہی اگر بولین مریم اسے

ہی یہہ بیگمان بیگم نیکخو — کہین بیگمان ہین بیگم نیکخو

رہے حشر تک خوش یہہ فرخندہ فال — کہ ہی باغ عصمت مین یک نونہال

رہے اسپہ نت سایۂ فاطمہ — یہہ ہوگی بڑی نیک او رعنا

زہی غیرت ماہ کنعان ہی — حیا جسکی انکھون سی قربان ہی

بفضل نبی اسمین کچھہ شک نہین — یہہ فیاضۂ عصر ہوگی یقین

یہہ بیگم رہے تا ابد شادمان — بنام شہ محی دین بیگمان

رہے چشم بد خواہ نت اس سے دور — ہی ماں باپ کے دیدہ دلکا نور

ہمیشہ بصد خوبی یہہ نیکخو — بہت سکہہ دکہاوینگے ماں باپ کو

ہی یہہ نیکبخت از طفیل بتول — ہو عمر خضر سے حیات اسکی طول

رکہے خوش اسے خالق ذوالجلال — یہہ ماں باپ کو اپنی دکہلاوے آل

سنی ہیں نے ای یار جب یہہ خبر — کہ پیدا ہوی ہی وہ لخت جگر

دعا مانگی حق سے وہیں عجیب — ہو یہہ صاحب بخت و عالی نصیب

بحق حسن اور طفیل حسین — رہیں اسکے خورسند نت والدین

غرض اسقدر شادمان دل ہوا — وہیں فکر تاریخ کرنے لگا

تو جہٹ سر جہکا آسمان نے کہا — ہی لخت جگر سال اس ماہ کا

۱۲ ۶ ۷

کہا چرخ سے دل کہ ای تیز رو ۔ کہی ہیں سنے ہی ایک تاریخ نو

کہے جب تو تاریخ تو ہی یقین ۔ وہی سال تاریخ کچہ شک نہین

بفضل نبی اور سے ذوالجلال ۔ بہت دیوے اولاد رشک ہلال

کہون چہتی چہلے کا کیا راگ و رنگ ۔ خرد ہی یہان شکل آئینہ دنگ

لے چہتی سے چہلے تلک صبح و شام ۔ ترقی خوشی کو تہی ہر دم مدام

کہان تک لکہون شہر و قریو کا نام ۔ چلی آتی تہی خلق یک صبح و شام

تہا یون نے نشن پنج چہتی کا غل ۔ خوشی ساتہہ آتہون پہر خوش تہے کل

جہان تو بنا تہا بشادی و رنگ ۔ تہی یک سے لے دس تک خوشی کو امنگ

تہا اسر تک رقص تان جا بجا ۔ ہوا نا جی کا ہی نا چ پر جی فدا

جو اہل دکن بولتے تھے بہم | کہین ناچ تو ناچ دیکھینگے ہم

ہوا ناچ دیکھے سے یہہ انکا رنگ | لگے وجد سے ناچنے بیدرنگ

کرون انکے کیا ناچ کا مین بیان | جو رقاص تھے ہندوان جان ستان

یہی انکا تہا کام ہر صبح و شام | جو دیکھا سو اسکو کئے اپنا رام

پہر آن گاتے تہے اس آن سے | کہ لیتے تہے جان اہل ایمان سے

تہی ارزانئے راگ و رنگ اسقدر | تہا ہر ہر طرف راگ آٹہون پہر

دل دوست کو کیون نہ لیے راگ گہیر | تہا یک راگ کا دلبا عدل کیے ڈہیر

جو گاتے تہے قوال صبح و مسا | تہا گانیمین انکے عجب کچہ مزا

سمان راگ کا تہا یہہ وقت سحر | کہلے کان بہرن کے تہے سربسر

نہ پوچھو وے انعام کیا لے گئے
زر و مال کئی سو نسے آ لے گئے

یہہ کہتے تہے شوقی ہر اک دیس کے
خیال ایسے دل جان دے سیکہے

کہے تو یہہ ہن دو دل ہیں بے سخن
سبہی پور قوال رشک چمن

خوشی اہل دل کو نہو کیون کمال
تہے روشن دل تیرہ دیپک مثال
چراغ ۱۲

ہنساتے تہے کیا خوب بنگالیان
محبت کی گا نیمیں دے گا لیلان

کہون محفل جشن کی کیا بہار
مہ و مہر قربان تہے کوکب نثار

دل اپنکو سب ہندوان رام کر
رہین دیوساگہیرے نت سر بسر
دیوساگہہ راگنی ۱۲

جو ہوتے تہے بیہوش محفلین مایں
الایا خرد یو لتی نہی پکار
راگنی ۱۲

تہا اس رنگ منشا دیکا جوش و خروش
بلاولو لیدل تہا کوئی خموش
بلاول راگنی ۱۲

جو گلرو تھے انکو تھی یوں بیکلی | کہ گویا کوئی دل لگی توڑی کلی
(توڑی راگنی)

سماں راگ کا جسطرف رخ پھرے | ادہر سایہ آسا ورے اور پرے
(اساوری راگنی)

سبھی شادماں گل کے مانند نت | تھے گل ہندی و سندی خوش سنت
(سندہی راگنی)

کہا جو سنا سو ہی لاکلام | ہی کافی مجھے راگ ایسا مدام
(کافی راگنی)

تہا ہر سمت گا نیکا اسرنگ غل | ہوا پھول سارنگ دنیا کا کل
(سارنگ راگنی)

یہہ مستی کا عالم ہوا ایک شب | دئیے پھینک ملہار پھولونکے سب
(ملہار راگنی)

جو انو نسے تھے شاد پیراں یاد | تہا ہر پوریا دمحبت سے شاد
(پوریا راگنی)

ہمیں آمد آواز از آسمان | الہی برآری مراد جہان
(برآری راگنی)

نہ مدراس ہی کے گویے سبھی | تھے موجود قوال تنہا پورنہی

تو گر سن سنوی ای دل و دین | نگوئی کہ برما روا ہست این

راگنی ۱۲ بہوپالی تری

جو گاتے تھے تل کھات کا لیکے نام | تھے ناگوری اُن سب مین نادر تمام

راگنی ۱۲ گوری دہنسری

وہ گاوین بنے کر ذرا سرسری | اُڑتے ہوش جو ر اور حواس پری

پانچوان راگ ۱۲ سری

تھا فکر دلبر کسو کے کبھی | تھے ہر ہر طرف مست نٹ کھٹ سبھی

راگنی ۱۲ ...

جو سنتے تھے انکی دل و جان کی | تھی ہر صبح و ہر شام کلیان کھلی

راگنی ۱۲ شام کلیان

بڑے مینہہ جو چاہین تو گاتے تھے بھا | رہین غنچے کھلے ہی نہ دلمین گرہ

راگنی ۱۲ ...

جو تک دل لگا کر سنتا بے سخن | کھا ایسے گانے پہ قربان ہے من

راگنی ۱۲ ...

تھی بات جز عیش و عشرت کہین | لینا کان راحت کا ہر دل یقین

کانرا تری راگنی ۱۲

بجوئی بنے جب کے محفل مین راگ | تھون کیونکہ دلھاہے زینت و آگ

راگنی ۱۲ ...

کدا بھی صدا سنکے کہتا تہا یون — جو ہو ملک دارا تو انعام دون

راگنی کدارا بہاروبن ۱۲

تہا قوال ہر ایک وہ بیبدل — کہے تو کہ ہین ایسے کم آج کل

کہاج راگنی ۱۲

تصدق خوشی روز و شب ہر طرف — تہا جشن شہانا عجب ہر طرف

شہانا راگنی ۱۲

جو گاتے تہے تبہی بسنت اور خیال — تو لیتے تہے ہر یک سے ہوش و خیال

غزل جب یہہ بروقت گاتے تہے وی — تو کیا کیا نہ انعام پاتے تہے وی

غزل

خوش آوے کیون کہ بہلا راگ و رنگ — کہ جی نت لیکا مزا راگ و رنگ

تو اسرنگ رہ شاد زیر سما — ہونت تجہہ مجہا فدا راگ و رنگ

بنے مشتری کیون نہ زہرہ کا جی — جو ہو گہر تیرے مہ لقا راگ و رنگ

تیرے آگی ای غیرت لعل و دُر — جلا دیوے ہی دلکو کیا راگ و رنگ

تو اس رنگ خوش رہ کہ تیرے مدام — رہے چومتے دست و پا راگ و رنگ

دل اعدا کا ہو کیوں نہ جل جل کے راکھ — ہو جب تیرے عشرت سرا راگ و رنگ

کہیں جھنتی جھلکہ کہیں شادیان — تو دیکھے سنتا اس رنگ کا راگ و رنگ

گھرہ کی کہیں رسم شادی کہیں — ہو گھر تیرے یوں جا بجا راگ و رنگ

خوش آوے نکیون تہنیت کا تیرے
مروت کے دلکو بہلا راگ و رنگ

تہا زیر سما یون سما راگ کا — کہ معدن بنا تہا جہاں راگ کا

سمایا ہو کیا زمیں سے کے اُپر — گرین آسمان برسے جب جا بوند

نکیون راگ خاکی کو بہاوے بہلا
ہون جب راگ پر تونو زبان مبتلا

نکیون راگہ کردے دل وجانکو راگ
نہان راگ ہین ہی محبت کی آگ

نہو کیون دلِ دردمندونکو جوش
کہ ہو جسسے مستنے کو جوش وخروش

نکیون راگ اور حُسن بہاوے بہلا
کہ یہہ دلربا ہی تو وہ دلکشا

یہہ وہ چیز ہی جسسے ہومست بہوت
یہہ وہ شئی کہ ہی روحِ عاشق کا قوت

ہوا انست نکیون خاک کو راگ سے
ہین روشن دلان شاد اس آگ سے

صدا سازونکی تہی یہہ دلکش سدا
تہی ڈہولک دولک بشاشت فدا

بجے مردنگ اسرنگ سازونکے سنگ
جون آئینہ ہون ہر زن ومرد دنگ

کہیں تہا چکارا ہی بار بار
کہ ہے نغمہ آید گل وہی چکار

صدا تہی ستارونکی وہ جانستان ستارونکا دل تہا سما پر طپان

یہہ طنبور کی گونجتی تہی صدا سدا چرخ کہاتا تہا چرخ دوتا

یہہ پرسوز آواز ہر سارنگی ہو تن پُر آتش سا سنتے ہی جی

نکیون تال زہرہ فلک بجے سے دے ملایک کا دل تان جب مان لے

دلِ دو رہین لے جب بین ہوش نکسرنگ سارنگی سنتے ہو جوش

سدا راگ کا دل جو ہمراز ہو نکیون ساز نتا اسکے دم ساز ہو

ہون ایسے گوتی نکیون دی بہن نہے یکے سر و تال مین سربسر

وہ آلاپے جی ہون گئی بیقرار ہمیکتال دل مو لے دس ہزار

مول تال ۲ نام تال ۱۲

اگر باغ و گلشن مین گاوین کبہی تو سر فاختی بہول لے اپنے سبہی

وہ گادین کھاوین سناوین خیال | کہے تو کہ سب انکے ہین رام تال
کرون آگ کا اب کہاتک بیان | کئی ماہ زیر سما تہا سمان

در تعریف ضیافت رسم چہتی و چہلہ و آرایش محفل
و سرور یاران ہمراز و یکدل

زبان چاہتی ہی مری اب مزا | ضیافت کا لکہون کیون نا چرا
ضیافت و چہتی سے چہلی تلک | سحر ایک دو پاس تک شام تک
وہ ادنی تہا دستر کہ جسکا فلک | تہا ایک خوانچہ یہہ بلاریب و شک
مزا کہانیکا کوئی بیان کیا کرے | جو کہا جاوے ہمین تو لقمہ بڑے
لذیذ ایسا کچہ تہا یخنی پلاو | خور وماہ کہا جاوین لوے جو کہاو

یہی جانتے تھے بدل میہمان
دشمن کو من اور مرتجن کو جان

مزے پر فدا مرغ دل کیون نہو
مہکتی تھی کوکو کی بو کو بکو

جو سبزی پلاؤ کی لکھون صفات
کرے جی نثا آب سبزی حیات

نکیون جا ہے ویسا بھلا جی پلاؤ
کہے تو یقین ہے یہہ موتی پلاو

وہ شب دیگ قلمی لذیذ اسقدر
کہ یاد آئے ہے جی مجھکو شام و سحر

ہو بریانی کا کس زبان سے بیان
ہے بریان میرا مرغ دل بیچارہ

مزے دار ہا ہی پلاو اسقدر
کہ کاہی لکھون لذت اسکی اگر

جو دریا دلان ہین امیران سبھی
کہین ہم تو کھلئے نہ ایسا کبھی

خوش آمسے نکیون نہ ایسا کھیو پلاو
جو دے جان مدل کو کوفتہ کو پلاو

وہ پہولون سا خشکا تہا مشتاق بین | کہ پہولا نہ دیکہا ہو کوئی خواب مین

مزعفر وہ جز صاحب کروفر | سیہ ہو کب غیر کو غیر زر

وہ زردہ کہ زردار کوئی کہین | نکہایا ہو تا عمر اپنے یقین

مزیدار وہ قلیا اور قورما | نہ کہایا ہو کوئی ماہ زیر سما

وہ بہاجی جو کہائی سو بولا ہی | کوئی اور سالن ہین کیونکہ بہاجی

دو پیازہ وو ملا دو پیازہ جو کہاے | تو وصف اسکا لکہہ کس مزے سے بڑہاے

وہ بہداجی کہاوے جو کوئی امیر | تو پاوے مدام لذت دہے نت اسیر

کہین نرگسی اگر مفت پاوے | ہر یک نرگسی چشم انکہونسے کہاوے

اگر سیخ کہاوے وہ سیخی کباب | تو دل چاہے می اور پینے جی کباب

وہ شامی کہ شامی ہی کہا صبح و شام
پڑے ہے نت درود داور نبی دلیے رام

جو وہ بیگمی کوفتے پاؤں میں
تو کس جوش سے بیگمان کہاویں

کئی طور کے کوفتے اور کباب
دہی دودھ کیی قلیان بجینا

وہ لقمے سے بنو ملائی پنیر
کہ کھائی نہو عمر بھر کوئی سیر

کئی نان اور حلوی بادام کے
کئی سالن اقسام اقسام کے

زبان جلتی نعمت پڑتے جو کھائی
ملے گا و دیدہ دیدہ و نہیں جاے

پراٹھے گزائی کے ایسے لذیذ
کہے تو ہی ہر ایک شئ سے لذیذ

پراٹھے جو نانبے کے پاوے کبھو
ہو گیا کچھ نہ بل جان بیتاب کو

تنوری پراٹھوں کا تھا وہ مزا
تھے ہندوستانی کئے تن من فدا

مزے دار وہ روغنی شیرمال ۔ فدا لال و اران کریں جان و مال

اگر جان بھی دے مقصد آرزو ۔ ملے وو نہ تنگی تنگ ظرف کو

وہ نان ختائی کہ ہے سو خطا ۔ جو کہا وے نہ تا عمر صبح و مسا

و پھلکے اگر گلبدن کو ہے کہا ۔ کہے یہ کسو پھول کے ہیں بنائے

کلیجے جو کہا یا کہا یون بجان ۔ کلیجے کے ٹکڑے یہ ہیں بیگمان

اچار آم کا وہ کوئی خاص و عام ۔ کھائے ہو کہا یا کئے صبح و شام

ہو دل بے شتش سنج کھائے نثار ۔ تھا وو چاشنی دار ہر یک اچار

اچار ایسا سرکیکا لذت بھرا ۔ سرکے جیسے جھوڑ کر دل دیا

کروں چٹنیوں کا مزا کیا بیان ۔ تجھے کوٹرے زبان کی وہ سب چٹنیاں

جو کوئی پور تن جتنی چکھی دہی
کہا ہی یہہ دس سو منہ نے بیش

کئی طور کے چتنیاں اور اچار
مربے کئی قسم کے بیشمار

کئی حلوے اقسام اقسام کے
چرونجی کے حید کے بادام کے

وہ حلوے مفرح وہ لذت بھرے
جو مشکل ہو دلکی سو حل وو کرے

وہ قندی شیرین ہی ایسی کہو
قسم اس شکر لب کی کہائی نہو

لکھوں کیوں نہ مٹھائی کی اب صفات
کہ مٹھائی سے میٹھی ہی میری بات

مزے دار اس روپ تھی امرتی
کبھو ایسی کہائی نہیں ہم رتی

ہو کیا کچھ نہ پیڑے گلابی کہو
جو لاکھوں غذا جی جلابی یہ جو

لگا برف برفیکو کہاوین جو بک
کرین شکر لاکھوں ہو دل یوں خنک

ہو قربان میوے ایسے لذت پہ جان
دسہ بوسے پستہ لبان ہیں شکر لبان

لکھے تو ذرا بہی جو پاوے مزا
بہہ گئے بہتا کبھی بیشتر شکر کیا

وہ بوندی کہ برساتہہ مین ہی ہے
منون کہا ہین بیشتہ فلک کے تلے

لکھوں او میتہائیکا کیا مزا
کہ دل ہی نہ ہو جائے میتہا ہرا

مزا اُسکا لکھئے بہلا کیون کہو
وہ لکھئے کہ انکہونسے دیکھے نہو

تہے مالیدے از بسکہ اقسام کے
سحر کے کئی اور کئی شام کے

کرون چشم بد دور کیا وہ بیان
وہ مالیدے وہ دیدو نمین دیکھے جہان

جو کہاتے تہے اغیون شام و سحر
تہے دستر ہی کے ساتھہ آتہون پہر

اور آم ایسے شیرین و ہر دلپسند
کرین ایک شئیکو سب مل پسند

خدا نے یہ جنت جسکا نہیں تہا ہم | کہ شربت نہیں ویسا تر ہر سبیح و شبانا
ضرا الہیات شیشہ کہ نہیں کہان | کہ جنت کے کہاتے ہین فواکہ بہا
وہ شربت جو پیوے اب شکر | تو لب سے جو ساکرے تمہ پہر
کہون آب شوریکا کیا مین مزا | جو پیوین ملک فوکہے مرحبا
بنانیکی ترکیب لکہون ذری | ہوں آب شوریکا شہرہ ابہی
کرون چاہ سے کیون اب وصفِ آب | کہ تہا آب رشکِ قند و گلاب
وہ ٹہنڈا کہ پیتے ہی تو یک نہ یک | رکہے برف بر حرف بے ریب و شک
نہو کیون کہ وہ دافعِ رنج و درد | تہرے ایک قطرہ تو دوزخ ہو سرد
نہین مجہکو بہاتی کبہو جہوٹ بات | نہ تہا آب یہہ تہا وہ آبِ حیات

جو پیتے تھے جا گہتے تھے وہ ولہ ہو کبہو نکرنہ اس جاگی جی کو چاہ

کہو کیسی یاد مدد جو ہانمو نیسے پائے بیٹین کبہوں نت جا ہو نیسے ایسی جاے

لکہوں کب نلک میں ضیافت کا رنگ ہو اب کہاں پینیسا باہی ننگ

وہ موجود جو چاہے جسکا مزاج بجد یکہ ہند و لئے خام اناج

کروں پان او پہول کا کیا بیان کہ آتے تھے ملکہ نیسے پہول اور پان

لکہوں کس نہا نسے پہلا صحن گل بہار رشک گلزار تہا شہر کل

سدا پہول اور پان کا تہا پہچال تھے ہر آن لب لالہ رو یونکے لال

تہی پہولونکی کثرت یہہ جیسے سخن کہے تو یہہ محفل تہی یا پہول بن

ہوئی محفل آراستہ اسقدر تہے گل آب گینیہ کے دیوار و در

ادھر دیکھئے یا اُدھر دیکھئے | نظر وہ سے آتی جدھر دیکھئے

ہین گُل فرش کا رنگ کب کہون | تہی یک چاندنی چاندنی سے فزون

ہر یک سمت یکرنگ کا فرش گُل | تہا ہر فرش صد زیب ہر رنگ و گُل

وہ محفل ہو کیونکر نہ رشک جنان | کہ جنت مین بہی اگ ایسا کہان

وہ محفل نہ کیون کر ہو فرحت فزا | ہو صبح و مسا جسپہ عشرت فدا

وہ محفل نہ کیون کر ہو جنت کا گہر | جو دل چاہے موجود تہون ہم

پُر از مے ہر طاق شیشے مدام | وہ مے جسکو پی جاوے زاہد تمام

وہ مے فکر دنیا سے جسکو ہرا ے | وہ مے موم سا سنگ دل کو بنا ے

وہ مے راحت جان ہر دردناک | وہ مے جس سے دلکی کدورت ہو پاک

وہ مے ہو گزک جسکی رنج و الم | وہ مے ہو نہ جسکو خمار ایک دم

وہ مے جس سے ہو جان و دلکو سرور | وہ مے جس سے دنیا کے ہون فکر دور

نہ وہ مے کہ ہو بعد خوردن خمار | یہہ وہ مے کہ یک قطرہ ابر بہار

نہ وہ مے کہ نشہ بے تک ہرے | یہہ وہ مے کہ مستی میں جسکے نکھرے

نہ وہ مے کہ پیتے بہک جائے دل | یہہ وہ مے کہ فکر و ملو چہک جائے دل

یہہ وہ مے کہ اپنا کیے ہو یہ شیخ | گزک وہ کہ شیخی کو دے چھوڑ شیخ

گزک وہ کہ سو نشے جسمیں کرے | گزک وہ کہ غالباً غنیمت کہے

جو ہمراز و ہمدم تھے یاران تمام | نہیں نت یہی کیفیت صبح و شام

سدا عیش و فرحت ہمیشہ سرور | نہوا ایکدم دل مروت سے دور

وہ محفل کہ تھی ماہ و خورشید رنگ | سحر اک شفق اور شام ایک رنگ

ہر یک طرف عیش اور ہر یک سے طرب [?] | بہر سمت یک کیفیت روز و شب

بہم شام تک مہوشان ایک سو | بیک جای تا صبح خورشید رو

تھا از بسکہ نزہت فزا خانہ باغ | بیک رنگ گل شکل گل پر دماغ

میسر بہم یکجگہ ہر زمان | شراب و رباب و گل و مہوشان

ادھر دلبرا مطربوں کی صدا | ادھر جان فزا بلبلوں کی نوا

ادھر روح افزا صدای رباب | طیور اس طرف سیر آب [?]

بہر وقت و ہر آن و ہر ہر زمان | سدا سیر گل اور سدا گلرخان [?]

سدا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چار سو [?] | فرح بخش ابر بہار آب جو

چو دید این بہار گل و گلزار خان   بصد راحت و عیش فرحت کنان

ز روئے گل و بلبل و آب جو   فلک گفت باغ ارم سال او

تہا اس رنگ ہر سو سدا آگ و رنگ   تہے شام و سحر شکل آئینہ دنگ

غرض تہا یہی حال آٹہون پہر   نہ شب کی خبر تہی نہ دن کی خبر

سحر مہوشان پر تہی نت مبتلا   کرون کس زبان سے مین شب کا گلا

ہوون فرما مین کیونکر شام و سحر   تہے داغی غلامان سے شمس و قمر

دکہاتی تہی نت جب رخ اپنا سنوار   چراغان یہ ہوتے تہے انجم نثار

لگے کیون نہ خورشید کے دلکو داغ   بہ از ماہ روشن تہے کیسے چراغ

فلک دیکھ شمع لو مین گلرنگ   سدا چرخ کہاتا تہا شکل پتنگ

بہ از مہ قنادیل آویزہ گل ‎ ‎ چراغون کے گل گل سے پاکیزہ تر

تھے روشن درخت قنادیل یون ‎ ‎ شجر یاسمن ہو گلشن میں جیون

تھی فرشی قنادیل کی یون بہار ‎ ‎ ہون گلدستے بلہار پروانہ

چراغونسے روشن سما او زمین ‎ ‎ تہرتے نہتے دیدۂ دوربین

ادہر شمع کافور کے ہزار ‎ ‎ قنادیل بلور ادہر بیشمار

تہون خوب فانوس کیون گل سے گل ‎ ‎ چراغان تہے گل سے تو بلبل گل

وہ خوش قطع ہر یک محل و ربام ‎ ‎ تہے دیوار و در آئینے کے تمام

نظر آتے یون تہو میں چراغ ‎ ‎ جون آئینے سے رخ پہ چیچک کے داغ

کرون ناچ کا اُسکے کیا مین بیان ‎ ‎ جو تہین لولیان سحر کی پتلیان

ہو کس شکل اُن مہوشوں کا تماشا   نظر دوین یک شکل کے جب ہزار

گلا کاٹتے تھے نہ گاتے تھے وی   لے ہاتھوں مین دلکو بچاتے تھے وی

بتاتے تھے یون رقص یا ناز و آن   کہ لیتے تھے مہمانونکے تنسے جان

کوئی ناچ ہتالی مین اپنا دکھاے   کوئی سانگ بدلے ہنر کو بتاے

دِوانہ بناوے کوئی بین لیے   کوئی پھیر و مٹکا کے دل چھین لے

چڑھا ابرو انکھین جو گردش مین لاے   دلِ شیخ کو اپنے جانب پھراے

لے انجیل کو مٹھ پر اس انداز سے   کہ در پردہ جی جسکا چاہے سو لے

اِس آن و ادا سے گلا ہی ہلاے   ہتھیلین زاہد کو جنت بتاے

دکھا جعدِ مشکین البت جو چلے   تو یارو نسے دل مار کو ڈنک لے

جو دستے نال گگن و سے تہر کر ذرا
بھر سے بیر زہرہ فلک پر سے آ

ہلے ہاتھ یوں آن انداز سا تھے
جو زاہد بھی ہو کات اپنے ہاتھ لے

وہ تہو کر دے سنجاف کو پیر سے
ستے جان شیدا کو بیرون نکلے

نپٹ ناز و ادا اُس تھے لبا سا
جو مُنہ سے کہے سو ہی کر کر دکھا

خرد لے لے ور صبر جان سے
ہر اعضا ہلاتے تھے اس آن سے

پہرا انگہتر ماں کس نزاکت سا تھے
رکھے ایک دُسرے تہندی ہاتھ

ہر یک دل یہہ کہتا تہا پھر پھر آ کے
نکیوں لیسی جاہ زنخ کی ہو جاہ

فلک ہی جو او نہ اُس کے ڈرے
جسے جائے اسکو دوانہ کرے

تنگ ہونسے بیجا نکو دیکھتے جان
نپٹ محرم انگل سے لیتے تھے جان

جدھر چشم پھیرین بناز و ادا | کرے جسم سے جان و دلکو جدا

جو ہوتے تھے ہر ایک کے متصل | قدم کو ترا کھینچ لیتے تھے دل

مگر یہہ ہے حیرت سبب مجھے بیشتر | لگے دل کسو کا کسو سے اگر

کرے کیا وہ آئینہ خانین آہ | جو یکشکل و صورت کے ہو جانگاہ

وہ کیون چھوتی اس سنج و انداز سے | لگاوے دل یک کسطرح چاہ سے

وہ جنکی دسے پہنچے کو گردش مین لا | لے جنکی ہی مین جان صد مبتلا

ملاوے جو آواز کو ساز سے | لیویں دل سبکو ون ایک آواز سے

چلے گھوم کر رخ جو ٹک پھیر لے | دل و جان بنسوان سے گھیر لے

ہو بایکدگر کس نزاکت کے ساتھ | دوانہ کرے دال نبانون پہ ہاتھ

پکڑ ایک کے ایک انگلی بہم
اُٹھاوین بس اِن وادا سے قدم

دبا انگلی دانتو نمین حیرت سے کیا
تھے تکتے سبھی صورت آئینہ

کبِت تھوڑی تیسے گاتے تھے یون
ٹپکتا تھا ہر یک کے انکھو نسے خون

جو الاپے سو یے سما دیکھہ کر
قمر کو اُتارے زمین کے اُبر

یہہ گاتے تھے اونچے سُرو نسے سدا
کہ جا گونجتی تھی فلک پر صدا

یہہ پیچھے سے سازِندے سر بہرتے تھے
خیالان ہوا پر گذر کرتے تھے

صدا گھونگرو کی سُناتی تھی یون
جو چاہون ابھی حشر برپا کرون

کرون حسن کا اُنکے کیا مین بیان
تھی ہر گلبدن غیرتِ گلستان

جو گائے سو پھر وہ نہ گائے کبھی
نئے ریختے اور غزل بھی نئی

ولے ریختے یہہ مروت کے گا | لئے خوب انعام ہر مہ لقا

غزل

یہہ شادی ہو جم جم مبارک تجھے | کہے ایکعالم مبارک تجھے

رہے گھر تیرے راگ و رنگ اسقدر | کہیں رات دن ہم مبارک تجھے

یہہ جشن و سرور اور یہہ عیش و طرب | ہو ہر آن و ہر دم مبارک تجھے

بشادی تجہ یوں میں کہتا ہوں | یہہ شادی ہو بیگم مبارک تجھے

مجھے تیرے ملنے سے ہور دو عید | یہہ عشرت ہو باہم مبارک تجھے

قطعہ

تو جون شادی ایکعالم میں آج | ہو نت نت یہہ عالم مبارک تجھے

زر و سیم بخشے مروت بدل صبح و شام

کھے خلق باہم مبارک تجھے

غزل

نمائی یہہ کچہہ وہ پری زاد ہی | کہ تصویر آئینہ بہزاد ہی

مطلع

تو وہ غیرتِ سرو و شمشاد ہی | خزان تیرے گلشن سے آزاد ہی

یہہ کس دلربا کی خوشی ہی بھلا | جو دل ہر مین مانند گل شاد ہی

چل اُس غنچہ لب کے گلے ہار ہو | یہی گل سے بلبل کی فریاد ہی

تو بستا رہے کیون نہ دلمین میرے | جہان تیری بستی سے اباد ہی

وہ گل رو دیا گل جو کل لیلکے دل | مین سمجھون نکیون یہہ خدا داد ہی

مروت کا شعر اُسکو بہاوے نکیون

محبت کے فن میں جو استاد ہی

کہوں اور کیا جشن عشرت کی بات
دل افروز تھا روز شب رات

غرض تھا کئی روز شب یہہ حال
ہوا خواب آنکھونکو خواب و خیال

لکھوں کیا میں شام و سحر کی بہار
تھے یک شکل و یکرنگ لیل و نہار

کوئی مہروش اور کوئی ماہ نشان
نہتی ماہ و خورشید کی قدر وہان

اظہار محب موصوف والاقدر و توصیف و تاریخ ولادت باسعادت نور چشمی راحت جان ممدوح صدر

لگا کہنے پھر مجھکو وہ ذیوقار
سن ای میری یار مروت شعار

لکھ اس تہنیت میں تو اب مثنوی
کہے خلق ہی یہہ عجب مثنوی

سخن تیرا ہی دافع رنج و غم — نہیں یہ بھی کچھ یادگاری سے کم

کہا میں نے تب اوسکو ای ذی شعور — میرا حال روشن ہی تیرے حضور

ہوں بیت بحر افکار میں غوطہ زن — خوش آتے نہیں دلکو شعر و سخن

ہیں شاعر سبھی نیک و بد آدمی — نہیں آج کل شاعروں کی کمی

نہیں ایسی ارزان کوئی اور شی — کہ ارزان یہاں شاعر و شعر ہی

سخن سنج ہیں صاف دل اسقدر — نہیں کچھ بری اور بھلی پر نظر

زبس مطلب دور سے دل ہی دور — ہیں کل نظم و نثر ایک اونکے حضور

ہو کیا قدر پاس انکے انداز کی — ادا بندی جنکو کرے بندگی

صلہ دینے میں ہیں یہ ذی حوصلہ — لے شاعر کبھو پھر نہ نام صلہ

تیرے کہنے کے لگے ای فری ہنر — سنی ہی یہہ میں نے خوشیکی خبر

تو کہنے لگا وہ مروت شعار — دی کس نے خبر یہہ وہی کون یار

کہا میں نے سچ مت پوچھ بہر خدا — وہ ہی ایک جان جہان خوش لقا

وہ ہی ایک رشک چمن گلبدن — وہ ہی ایک خورشید وش بے سخن

وہ ہی ایک بت دلربا مہر فام — وہ ہی ایک صد رشک ماہ تمام

وہ ہی ایک پری رخ عجیب و غریب — وہ ہی ایک فرخی طالع و خوش نصیب

وہ ہی ایک محبوب ہر خاص و عام — وہ ہی ایک جس سے ہی دو جگ کو کام

ہی وہ راحت افزای ہر جز و کل — ہی وہ گلشن دہر میں ایک گل

ہی وہ فیض بخش امیر و گدا — ہی وہ روح افزا و فرحت فزا

ہی وہ غنچہ لب گلبن تہنیت — ہی وہ خوبرو خوب خوش صفت

ہی وہ نزہت افزای گلزار عشق — ہی وہ کاشف مزد و اسرار عشق

ہی وہ دافع رنج و بحر سرور — ہی وہ گنج خوبی ہی رشک حور

ہی وہ لیلیوش جسکا مجنون جہان — ہی وہ مہ کہ جسپر فدا آسمان

وہ خوش رو کہ خوش جس سے غمگین ہی — وہ شیرین کہ فرہاد شیرین ہی

وہ گل جس سے لالہ دلبر ہی گر — وہ گل جسکے دیکھے سے بلبل ہو گل

وہ نجم وفا دلبر بے نظیر — ہو جسپر فدا لاکھ بدر منیر

وہ بت جسکا ہر بشر رام ہی — وہ خوش رو کہ جسکا خوشی نام ہی

لقب ہووے جسکا زمین کا خوشی — لکھون کیونکہ اسکی خوشی ناخوشی

مگر دل ہین فکر سے ایک جا — کرون ایسے افکار مین فکر کیا

بدل مین نت لکھی غزل ایک بھی — نہین قربت جیسے اُستاد کی

جو لکھا تو ایسے لکھا ہون بہت — کہ کیسکا تخلّص کسیکی صفت

بہت شعر مین بے تخلص مرے — کہ ہی خوب معلوم یہہ بھی تجھے

نہین کوئی اُستاد میرا یہان — بجز صحبتِ اوستادِ زمان

دل از فیضِ صحبت سدا گرم ہی — مجھے منتِ غیر سے شرم ہی

مجھے فیضِ اُستاد بس ہی سدا — ہون ممنونِ منت مین کب غیر کا

اُسے شعر کہنا سزاوار ہی — کہ جسکا یہہ پیرِ فلک یار ہی

مین شاکی ہون اُسکا یہہ دشمن مرا — لگے کہنے ہر شعر میرا بُرا

کہاں تب وہ ہاں یہہ نہ کہئے کبھو — تہیرسے شعر کی قدر ہی چارسو

قسم کہا مروت کی کہتا ہوں سن — مروت کا بہاوے نہ کسکو سخن

جو دل بے مروت ہی آئی میرا یہ — وہ انسان ہی کب اسکا کیا اعتبار

یہ از جان و دل ہی محبت کی بات — مروت کی باتیں ہیں رشک نبات

کہاں تب ہیں میں ای مروت نژاد — میرا دل ہوا تیرے کہنے سے شاد

تو مداح ہی جسکا ہیں اسکا نام — سنوں ہوں کہ ہی قدر دان کلام

سخن گوئی میں ہیں جو وہ ممتاز بہی — تخلص بھی ویسا ہی ہمراز بہی

عجب کیا کہ ہو قدر دان سخن — فدا ہی سدا اسپہ جان سخن

یقین ہی وہ یک شاعر ذی تمیز — نہو کیونکہ شاعر کو شاعر عزیز

ہی وہ شاعر خوش زبان صاف گو | نکیون بہاوے واشراف انصاف کو
مروت جہان مین بفضل آلہ | کسی انسان کو کبھیو نہ بہاوے بھلا
یہ سبھکر کمیدم نہ رہتا ہون مین | خوشی کی قسم رات کھتا ہون مین
زبس حال مین غم کے دل ہی پھنسا | پریشان ہون زلف پریشان سا
دل و جان جو اس وضع ہون مبتلا | لکھون کسطرح حسب خاطر بھلا
کہا پھر وہ معلوم ہی سب مجھے | خوشی و غمی ایکسان ہی تجھے
بہر طور لکھئے جو کچھ ہو سکے | وہ بہتر سے بہتر ہی جو لکھے
خدارا مکرر آگے تکرار اب | بہر طور لکھے کچھ اشعار اب
غرض یہہ جو لکھا ہون ابیات چند | صلہ اسکی بس ہی جو آوے پسند

غزل حسب خوشی محبّ خجستہ شیم فی الصنعت لزوم مالا یلزم

فلک کیون نہ ہو مہربان خوشی
ہی گھر تیرے آج امتحان خوشی

خوشی کی قسم ہی تو وہ خوش نصیب
ہی قاصر صفت مین بیان خوشی

خوشی سے میرے دل کی دیکھو بہار
نہ دیکھے ہو کر گلستان خوشی

خوشی سے تیری کیون نہ خوش ہو جہان
فدا تجھپہ جانا ہی جان خوشی

خوشی کیون نہ شایان ہو تجھکو بھلا
کہ ہی ذات سے تیری شان خوشی

ہوا خوش میرے دل سے مت جا کہ پھر
ملیگا نہ ایسا مکان خوشی

یہہ کس خوش لقا رشک گل کا ہی فیض
جو دل ہی بنا بوستان خوشی

جو خوش ہو وہ تو خط لکھے مجھکو خط
ہین جسمین لکھون بیان خوشی

کہا کسنے خوشی سے غزل سن وہ یار
مروت ہی کیا مدح خوانِ خوشی

جو میں نے لکھی یہ سنا غزل
کہا اُسنے ہی خوب تر بر محل

غزل اور بدل قافیہ لکھ کوئی
کہ ہو جسمیں مرقوم تاریخ بھی

کہا مین نے ہو جسمیں تیری خوشی
وہی میری اور میرے دل کی خوشی

غزل ثانی در صنعت صدر منبدیل قوافی با سال ولادت

نور چشمی نونہال فرخندہ فال طال اللہ عمرہا وزاد قدرہا

مجھے کیون نہ ہو اختیار خوشی
ازل سے ہون مین دوستدار خوشی

کرے ہی خوشی میری خوش آمدی
زبس ہو ہمین دیرینہ یار خوشی

خوشی کا لکھون کیون نہ فی الحال حال
کہ رہ جائے تا یادگار خوشی

جو دریا دلون کو خوشی اوس سے ہے — وہی یک دُرِ آبدار خوشی

ہوئی آج پیدا انہی خوش نصیب — دل یک خلق کا ہی نثار خوشی

خوشی اسقدر ہی بگلزار دہر — لے آیا ہی ہر نخل بار خوشی

خوشی سے لکھون کیونکہ میں حال اسکا — ہی ایسا ہمی کوئی اور کار خوشی

قطعہ

خوشی سے لگا پھولنے جبکہ دل — تو کیا بلبل لالہ زار خوشی

سُن اُس خوش لقا کا زرو سے امید — کہا تو نہال بہار خوشی

لکھی مین نے جب یہ دل آرا غزل — کہا دل کہ ای شاعر بیدل

نہ ہو خاطر یار سے درگذر — تو کچھ اپنی خاطر سے اور فکر کر

لکھا ایسا بحق جہان آفرین — کہ سنتے ہی بولے جہان آفرین

اور اُس راحت جان کا ہیچ ہے
سخن گو ہی خوب داور تر اذی ہنر

دل اُسکا جو ہی قدر کا گنج ہی
عجب قدردان و سخن سنج ہی

سدا شعر کہتے رہیں صبح و شام
مروت کریں شاعروں سے مدام

لکھی کوئی غزل یا قصیدہ لکھا
یہہ کچھ اسکو فی الفور دیہی صلا

نہ لے بھر صبر کا وہ تا زیست نام
وہ ایسا ہی فیاض ہی لاکلام

لکھا قطعہ یا کوئی تاریخ یار
دے اعداد الفاظ کے کر شمار

مخمس لکھا گر کوئی نیک فال
وہ ادنی صلہ دے جو چھے سات شال

رباعی لکھے اسکو جو دے گوئی یار
دوپٹے وہ پلے بنارس کے چار

صلہ میں جو مصرع کے دیں چار بیت
دے کیا کچھ کہ ہاتھی ہوں دس پانچ بیت

خلیق اسقدر یک جہان مین جوان
سخی وہ کہ حاتم کو بھولا جہان

کنیون قدر دان کم ہو لیب بھلا
جو کوسون سے بھیجے ہمیشہ صلا

سدا لکھ کچھ لکھہ بھر یک زمان
یہان سے وہان بھیجے ہین غیا عزان

یہان سے وہان اور وہان سے یہان
سدا خلق یک پاس اُسکے دوان

کسو کو کہین اور کسیکو کہین
نہین کوئی دن ایسا جو بھیجا نہین

عجب فرد ہی وہ بہمت قوی
سدا او ہانسے یہان آرہی ہے ہندوی

جو کہلاتے ہین بعضے بعضے امیر
ہین سب ہیچم اُسکے ادنی فقیر

وہی ایک جا خلق سو جا کے آ
ہو خورسند جاتی ہی دیدے دعا

غرض ایسا کوئی اہل ہمت نہین
یقین ہی یقین ہی یقین ہی یقین

تہو بہرہ ور کیون وہ ایمان سے
فدا نام سید پہ ہی جان سے

کوئی کالے خان ہو دیا لال خان
سبھی اسکے پابند احسان بجان

فرید زمان ہی وہ بے ریب و شک
وحید جہان ہی وہ بے ریب و شک

ہی مصروف شکر خدا روز و شب
جو شاکی ہی اسکا سو انسان ہی کب

نہیں ہون مین لائق کہ مجھسے مدح خوان
کئی اسکے ممنون ہین آج یہان

ہی کون سو پہ جنسے پیام و سلام
وہان سے یہان انکا کردے ہی کلام

نہیں جھوٹ تجھسے اصلا ہی راست بات
وہ ایسا فیاض ہی نیک ذات

نہیں شان جھوٹ تھون سے میرا مزاج
مجھے اتنی اس سے نہین احتیاج

جو کمیاب کو دس لگا کر لکھون
مرے حق مین زہر ہی یون

وہ مفلس ہین یہان گرچہ ہین امیر | نہ مین اُنکا خواہان نہ وہ دستگیر
کہے کوئی مجھے خوشامدی یون | فقط یک مروت کا محتاج ہون
ہین وہ ابدال ذی مروتکے سب | نہ دکھلاوے منھ بے مروت کا رب
غرض با مروت ہی وہ اسقدر | مروت دعا دے ہی شام و سحر
سراہین جو ایسے خوش خلق کو | بھلا پھر ثنا کسکی لکھنا کہو
نجیب اُسکے گھر کیون نہ جاوے بھلا | کہ ہو جسکے در پر شرافت فدا
سدا اہل فرہنگ کو اُس سے کام | نہج ولا پر اُسکے ثنا خوان تمام
ہنرمند عاجز بعجز و قصور | ہین حیران دانا دل اُسکے حضور
وہ اس رنگ شادان گل اوقات ہی | کہ دن عید نوروز شب برات ہی

بفضل الٰہ اسپہ لیل و نہار | بشاشت ہو ملہار فرحت نثار

عزیزو قسم کہا کے کہتا ہون آپ | وہ یک فرد نادر ہی مرد عجب

کہے گر کوئی ہی سرا یہہ لاف | وہ جھوٹا ہی جھوٹھا کہتا ہون صاف

مجھے جھوٹھ بھاتا نہیں ایک آن | وہ ہین اور جھوٹھے جو ہین مدح خوان

مین مداحِ آلِ نبی ہون سدا | مجھے دیوینگے نقدِ ایمان صلا

ہی دل ایسے وصلہ سے پیرے | ہین اشعار رشکِ دُرر کل میرے

کرون کسلئے خواہش مال زر | ہی ہر ہر سخن میر لعل و گہر

مین مداح اُسکا ہون جو ہی مرا | ہی سنگ سے میرے پاس حل سد برا

وہ یک شی مروت ہے بے ریب و شک | نہین اس سخن مین مرے عیب و شک

میں ممنون اُسکا وہ محسن مرا ۔ میں واصف ہوں اور وہ معاون مرا

نہیں آج تک میں نے دیکھا اُسے ۔ نہ دیکھا کسی جا وہ خوش خو مجھے

مگر نام ہے پر وہ مہر جہان ۔ مروت کرے ہے وہان سے یہان

میں نت کیوں نہ اُس سے مروت کرون ۔ وہ ممدوح میرا میں مدّاح ہون

جو ایسیکو دیکھے نہ کوئی ذی ہنر ۔ بھلا کیوں نہ اُسکون کہون ہے ہنر

میں لکھا نہیں خوب اُسکے کمال ۔ ذرا بولتا ہوں سنو میرا حال

نہیں اتنی فرصت کہ دو چار رات ۔ بخوبی لکھوں اچھے دس پانچ بات

جو لکھا تو ایسا لکھا بیگمان ۔ اُدھر چھاپتے تھے میں لکھتا تھا یہان

جو لکھتا ہوں دیکھوں اُسے پھر بغور ۔ کہے تو کہ ہی کچھ یہہ انداز اور

مگر جسم مین تب تلک جان ہی یار — صفت اُسکی لکہا کرون بار بار

عجب اُسکا فیض اور عجب اُسکے کام — یہان ہی وہ ملکون پر اُسکا ہی نام

نہو فکر کوئی و نہ کوئی تب سے — کرے کاؤ کاولی رب اُسے

رہے شاد و فرحان وہ شام و سحر — ہون فرمان بین اُسکے شمس و قمر

خدا دے اُسے سدا حسب خاطر مراد — رہے دو جہان مین بجان شاد و شاد

لکہی مثنوی مین نے جسکے لئے — خوشی حشر تک وہ دکہاوے اُسے

ہو ہر روز و ہر سال و ہر مہ سرور — دل اُسکا رہے فکر دنیا سے دور

ملین غیب سے نت خزانے اُسے — سلیقے دئے کیا خدا نے اُسے

نہین مال و زر اُسکے نزدیک چیز — عجب صاحب چیز اور ذی تمیز

ہی یکتای دوران ہر علم و فن | شرف پاۓ ہی اُسکے منہہ سے سخن

تاریخ عجیب و غریب ولادت دُخت عالی نصیب عدد عمرہا و زاد قدرہا

غرض مین یہہ جب فکر کرنے لگا | کہ تاریخ ایسی کوئی لکھیگا
کہین سنتے ہی جسکو اہل سخن | یہہ بنیاد ہی اُس ذی نصیبہ کے سن
تو کیا ہی ہو ہمراز دل خرمی | کہی مجھکو تاریخ کی کیا کمی
وہ ہی ذی نصیبہ برب مجیب | ہی تاریخ بھی دُخت عالی نصیب ۱۲۶۷
رہے تا قیامت بفضل اله | ہی اُس غیرت مہ کا جو قبلہ گاہ
رکھے نیکنام اسکو خیر الانام | دعا دے ہی دل جسکا لیتے ہی نام

ابیات رشک نبات و بہار افزاے گلشن خوشی بہ ضلع توشیح

قلم کا ہی جب تک کہ دنیا مین نام ‏ الٰہی بحق رسول انام

دل اُسکا بہر لحظہ صبح و مسا ‏ رہے باغ ہستی مین ہنستا سدا

عنایات سے تیری پروردگار ‏ لے آوے سدا نخل امید بار

یہہ کچھ اُسکے دلبر ہو فرحت مدام ‏ خوشی صد ہوتے رہے صبح و شام

امارت رہے جسکو شاہ و گدا ‏ بنا ِعمارت ہو اُسکے سدا

بشاشت ہو در پر فدا اُسکے نت ‏ ہو مقبول یارب دعا اُسکے نت

الم ہمدم دشمنان ہو مدام ‏ دل اُسکا رہے شادماں صبح و شام

رکہہ اُسکو ہمیشہ بصد عز و شان ‏ قیامت تلک ہر زمان شادمان

الٰہی کرا تنا تو اُسپر کرم ‏ دل اُسکا نہ دیکھے کبھو رنج و غم

وہ چاہے جو دنیا میں پھر نبی ... مراد و مقاصد دے اُسکے سبھی

یہہ کچھ اُسکے دلبر رہے نت بسرور ... الم کا ہو نام اُسکی بستی سے دور

نگاہِ کرم اسپہ رکھ صبح و شام ... یہ نو نسخ جسکا میں لکھا ہوں نام

بحق نبی و بہ آل نبی ... عیاں نام کے ساتھ ہی عرف بھی

دو اس گلشن نو کا چرخ کہن ... کہا مثنوی پُر ثمر ہی سن
١٢ ٦ ٧

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

الہی بحق رسول کبار ... ہیں جب تک جہاں میں یہہ لیل و نہار

ہوا خواہ اِس مثنوی کے مدام ... رہیں گلشن دہر میں خاص و عام

رہے اسپہ ملہار یوں نت بہار ... گلوں پر ہوں جس رنگ بلبل نثار

ہوئے خزان کا گذار اسکے طرف ‍ ‍ ‍ کتنے ہاتھ اٹھتے ہی انگشت حرف

اور اسکے ہر اک حرف کو رتبا ‍ ‍ ‍ زر روئے حنا ایک مہینا بنا

بارکان دین آئیمہ ذو المنن ‍ ‍ ‍ کر ایک سال ہر رکن کو بے سخن

ہو مصرع کے قرینے سے جد و کد ‍ ‍ ‍ ہو مطلع کے بجاہ مقطع کے صد

الٰہی ہوں جتنے یہ ماہ اور سال ‍ ‍ ‍ بصد شوکت و شان و جاہ و جلال

حیات اسکی دو چند کر اس سے بھی ‍ ‍ ‍ لکھی ہین نے جسکے لئے مثنوی

جو دلخواہ اسکے ہین نخل مراد ‍ ‍ ‍ رہے اسکے دولت سدا شاد و شاد

جو ہین اقربا اسکے با عز و شان ‍ ‍ ‍ رہین شاد و فرحان یہان اور وہان

جو نام مقدس ہے تیرا غفور ‍ ‍ ‍ تصدق سے اُس نام کے یا غفور

نہ دیجے کسی بات کا مجھکو غم | جو غم ہو تو آل نبی کا ہو غم

رہون چار یارونمین نت شادمانی سے | میرا خاتمہ کیجو ایمان سے

جو تھے اور جو ہین میرے خورد و کلان | دیے بخش انکو اور انکو ایمان و شان

مروت شعار و نکو آباد رکھ | محبونکو ہر رنگ کل شاد رکھ

دعا میری دلخواہ ہونکی کر قبول | بحق رسول و بہ آل رسول

ہی لطف جو یک تیرا عبد لطیف | دعا گو بجان ہی یہ اسکا سیف

تخلص ۱۲ نام ۱۲

ہی یک سید ذی ہنر نیکنام | بالطاف و افضال خیر الانام

جو ہین اسکے دلبند و لخت جگر | رہے اسکا سایہ سدا انکے سر

کرون اور کیا التجا تجھسے بس | تو یک بس مجھے اور باقی ہوس

خاتمہ بالتزام لفظ گل در ہر بیت من افکار در ربار اسیر
زمان بیدل دوران گل گلزار سیاد بلبل چمنستان فضیلت
گلبن دودمان اشرف سید عبد اللطیف صاحب مد الطافہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گل حمد میرا باغ جہان
ہی خندان جہان دیکھیو تم وہان

گلیون سبزہ نعت ہو سر خرو
کہ آتی ہی اُس سے گل کی بو

کسی جا بہہ اُس سے چھوتا نہیں
کہ بے رنگ و بو گل نہ پھولا کہیں

خدایا گل تحفہای سلام
رسان بر محمد و آل کرام

لب جو ہی مطرب ہی گلزار ہی
فقط ایک ساقی ہی درکار ہی

وہ ساقی کہ صہبای گلرنگ کو   کیا پردہ دار حریم سبو

وہ صہبا کہ جس سے ہو خندہ زن   گل مستی جان مرغ چمن

وہ مستی کہ ہستی کے گلشن مین آ   ہنساوے لب غنچہ دل کو سدا

ہنسی وہ کہ عشرت کی لاوے ہوا   گلستان عالم مین بلبل و ہما

وہ عشرت کہ جسکے چمن مین کھلے   تر و تازہ گل مین کئی رنگ کے

گل اولین اسکا تولید ہی   اسی جشن کی دل کو اب دید ہی

یہہ وہ جشن ہی گر بڑے اسکا غل   کھلے دردمندون کا دل مثل گل

جہان یک گل تازہ خندان ہوا   دل اک خلق کا شاد و فرحان ہوا

یہہ کچھ ہی تولد سے گل کی خوشی   ہو جسطرح بلبل کو گل کی خوشی

خصوصاً وہ جشنِ تولد کہ اب
یہ ہے کچھ گل کیا ہی بعیش و طرب

اگر پوچھتے ہو کہ ہے کسکے گھر
سنو مجھ سے اُس گل زمین کی خبر

کہ ہے کاولی مین یک اعلی ہمم
رہی گل شادان بشاہِ امم

ہے قادرعلیخان بہادر لقب
گلِ عیش ہاتھہ اُسکے ہی روز و شب

تخلص بجا اُسکا ہمراز ہے
کہ جون گل بصد لب سخن ساز ہے

ملاقات سے گرچہ ہون بابگل
یہ اُس گل کا سرگوش ہے مرغ دل

غرض اُسکے گھر با ہزاران طرب
ہوئی دختر اک گلبدن خندہ لب

ہر اک جا کے شاعرانِ گزین
لکھے سال اُس رشک گل کا وہین

جب الطف کے دل کو لگا اُسکا دھیان
وہین گلشن غیب سے ناگہان

رزوی بشارت کہا مژدہ گو | گل گلشن عصمت و آبرو
۱۲۶۷

زبس فارسی سے لگا ہی تھا دل | کہ بلبل جیسے جسطرح گل سے مل

لکھی ہین نے تاریخ یک فارسی | تر و تازہ گلزار بے خارسی

جو گل کرد این تازہ جشن نکو | دلم بود در فکر تاریخ او

بر آمد سن آن گل عقل و ہوش | بر باغ امید باد از سروش
۱۲۶۷

غرض گل سا اِس جشن سے جس گھڑی | کھلی دل کی اہل جہان کے کلی

تو استاد دوران مروت کا گنج | گل شاعری بلبل نکتہ سنج

وہ استاد جسکا تقابل نہین | برنگ سخن اسکے کوی گل نہین

وہ استاد جسکا گل نظم تر | عجب زیب بخشا فصاحت کے سر

وہ استاد جسکے سخن پر فدا | ہی بلبل سا دل گلشن دہر کا

ہی بلبل گواہ اور گل کی قسم | کہ اُستاد ایسا نپاوینگے ہم

مروت عیان اُس سے جون گل سے بو | مروت تخلص مروت ہی خو

بفرمایش دوستدار صمیم | ہی بو خلق کی اُسکے گل سی عمیم

کل باغ توصیف بے حد و عد | لقب جسکا مشہور عبد الصمد

لکھی مثنوی جون گل تازہ تر | اُسی جشن کے وصف مین سر بسر

یہہ وہ مثنوی جسکو ثانی نہین | نہ بھولا گل ایسا عزیز دکھین

یہہ وہ مثنوی جس سے فرحت ملے | گل نرگس دل گر اِسے بر کھلے

یہہ وہ مثنوی جس سے جشن تمام | میسر ہو گل خوردہ دل کو مدام

یہہ وہ مثنوی جسکے بس رشک سے ‏ دلِ نظم شعری پہ ہین گل ترے

جو محتاج علم اُسکو دیکھا کیا ‏ زرِ گل سا زردار معنی ہوا

فصاحت سلاست رعایت ادا ‏ گل و نرگس و سرو سوسن گویا

جو اِس گلستان کا تماشا کرے ‏ گلے اُسکے ہون ہار گل عیش کے

حقیقت جو پوچھو تو گلزار ہے ‏ کہ جسمین نہین عیب کا خار ہے

مسرت کے گل اسمین پھولے ہین سب ‏ خزان کو بھلا اسمین جرأت ہو کب

جو اس گلزمین کی کرون سیر مین ‏ ہو بہجت میسر کیون سیر مین

بہار اس چمن کی اگر دیکھ پائے ‏ تو آئینہ سا گل بھی حیرت مین آئے

اگر دیکھے اس گلستان کو کہین ‏ تو حسرت ہو باغ عدن کو وہین

نظارہ کیا اِس گلستان کا جب	ہوی مجھکو تاریخ کی فکر تب
ہی از بسکہ یہہ گلشن معنوی	کہا چرخ گوہر فشان مثنوی
	۶۸ ۱۲
لکھا فارسی مین بھی مین سال	کہ ہو جس سے خاطر یہہ گل کے وبال
چو اتمام شد این گلستان نو	بصد رنگ و بو ہم بصد شان نو
چو گل داشتم گوش بر سخنش	ریاض روان گفت ہاتف خوشش
	۶۸ ۱۲
بس الطف یہان کردے ختم کلام	ہے گل کب تیرے ہاتھہ آوین تمام
ہی جب تک بہار و خزان چمن	رہین بلبل اِس گل کے اہل سخن

ایضاً قطعہ تاریخ طبع

ہوی جبکہ مطبوع یہہ مثنوی	بصد لطف ای الطف خوش مقال

تو پھر کس لطافت نزاکت سے دل | کہا روضۂ انور اسکا ہی سال
۱۲ ۶۸

از افکار برگزیدہ حضرت اعلی سید عبداللہ شاہ صاحب ضامد اشفاق

قطعہ

جب از فضل خلاق گلزار عصر | ہوی مثنوی یہہ تمام و کمال

تو کیا بلبل دل از روی بہار | کہا گلشن تہنیت اسکا سال
۱۲ ۶۷

از جانب انور علیخان بہادر متخلص بہ ثروت خلف الرشید جناب حشمت جنگ بہادر

چو این مثنوی حسن اتمام یافت | بحق نبی و بفضل علی

دل از روی ہم از سال آن گفت | زہی مثنوی و زہی مثنوی
۱۲ ۶۷

من محمد رکن الدین خان صاحب متخلص بہ شوکت

شاعر بی نظیر جرات دہر | لکھی جب مثنوی رشک چمن

کہا ہاتف ز روی بدر منیر	چمن بے نظیر اسکا سن
	١٢ ٦ ٧

از میر طاہر علی صاحب متخلص بغریب لد حکیم میر قربان حسین صاحب وفا

خسرو ملک سخن گفت بتہنیت چمن	مثنوی تازہ و تہنیت دو سندار
سال ہمایون آن ہاتف غیب ای عجب	از سر ہمراز گفت نو چمن خوش بہار
	١٢ ٦ ٧

من سید غلام قادر صاحب متخلص بہ سبقت ولد قاضی سید عبد اللہ خان صاحب مغفور

چو شد غیرت بوستان مثنوی	دل ہر ہوا خواہ گل گل شگفت
شنش بی ششن و بیج در فصل گل	زہے باغ ہم از بلبل بگفت
	١٢ ٦ ٧

از جعفر صاحب متخلص براحت ہمیشہ براحت باد

بنی مثنوی یہ وہ زیب ارم	کہ ہو جسکے بو باس سے خوش دماغ

توکیا بلبل دل نے جہت اُسکا سال	کہا جلوہ گر باغ ہو باغ باغ

۱۲ ۶۷

از خواجہ بادشاہ صاحب متخلص بعبرت

شد چو این مثنوی تازہ بہار	شکل گل جان ہوا خواہ شگفت
ہاتف غیب سن طبع او	مدلہم روضۂ جان آرا گفت

۱۲ ۶۸

از میر سجاد حسین صاحب متخلص بہ فیاض

جو استادم مروت صاحب خلق	بنشت این مثنوی تازہ بہ نہید
سن طبعش یکا یک بلبل دل	بگفتا گلشن بیخار امید

۱۲ ۶۸

از میر امیر علی صاحب رغبت

بفضل اوستاد ذی مروت	چو شد این مثنوی رشک گلشن

بر غنت گفت رضوان بسال تاریخ	زہے باغ ارم از روی احسن ۱۲۶۷

از میر خیرات حسین صاحب عظمت

شد چو این مثنوی رشک جنان	بعنایات شہ جیلانی
ہاتفم گفت ز روی عظمت	سال او مثنوی لاثانی

از سید پیر صاحب نادر

چو شد این مثنوی رشک گلشن	بفضل صانع خلاق و قادر
ز روی بلبل گلزار فرحت	چہ نادر باغ سالش گفت نادر ۱۲۶۸

من ہواخواہ گلزار آتش ہمرازان مروت شعار امت محمد عبد الصمد عفر اللہ الصمد

از ستار زمان مروت دہر	لکھہ چکی جب یہہ مثنوی کامل
از سر یاد گیری اسکا سال	واہ کیا خوب مثنوی کہا دل ۱۲۶۷

وہ پشواز زرین کہ جسکے حضور — تہو مہر کے رخ پہ ذرہ سا نور

تہی یک غیرت گل وہ غنچہ دہن — کہون اسکی پشواز کی کیا پہبن

وہ خوش رنگ پشواز کا گہیر گل — کہ پہولا ہی بیرون تہ غنچلے گل

سراسر جہلکتی تہی یون دامنی — ہو رخشندہ بادل مین جون دامنی

زبس دامنی تہی وہ لاہی کی لال — ہوا نکہون کی جس سے سیاہی بہی لال

صفا ایسی تہی اس رنگ پوشاک کی — ضیا بخش ہر چشم نمناک کی

نہ پشواز تہی وہ تہی دامنی — گل چاندنی پر تہی یک چاندنی

وہ مہتابی انگیا کہ جسکی پہبن — دکہاتی تہی مہہ پر قمر کے کرن

وہ انگیا تہی اسکی رشک بہار — تڑق جاے دل دیکہہ شکل انار

مین انسان نہین ہون جو عاشق ہی تو — مگر فرقت الفت مین صادق ہی تو

ہی جیسا مخلص مروت ترا — ہی دل ترا ویسا ہی الفت بہرا

پہ تا حشر سن اے مروت خصال — نہین دور ہوگا یہہ تجہسے خیال

سنا جب اس انداز سے نازنین — بنا صاف دل کان حیرت وہین

لگا تکنے اُس ماہ کو جو بغور — زیادہ ہوا جوش الفت کو اور

ہین دشمن اگر آسمان و زمین — محبت سو دل چہوٹ جاتی نہین

وہ کچہہ اور ہی گہات کی بات ہی — نہین سبکو لذت یہہ ہیہات ہی

وہین پہر یہہ اُس جان جان سے کہا — بہلا اتنا کہئے تو ای دلربا

وہ ہی کون جاتی ہی تجہسے گہر — مجہے دے تو اُس قدردانکی خبر

دیا اسکا روشن ہوا ایک آن
تو پھر جانو اندھیر ہی دو جہان

عجب اسکی قدرت عجب اسکے کام
پرے سے ہین قیاس بشر سے تمام

نہ سمجھو کہ دور اس سے یہہ ہی کبھی
وہ تارے زمین پر اُتارے ابھی

وہ آب آسمان پر سے برسائے ہی
وہ آتش کو پانی مین دکھلائے ہی

کرین رحمتین اسکی کیا یاد کوئی
نہین ذات سے اسکی ناشاد کوئی

وہ از بسکہ رحمان و غفار ہی
خدائی اُسی ہی کو سزوار ہی

یہہ ہی اسکی قدرت کہ ہم مشت خاک
غبار گنہ سے جو ہو جائین پاک

جو اسکی نہو اک نگاہِ عطا
رہین تا ابد غرق بحر خطا

خطا بخش ہی کون اسکے سوا
گنہ گار کو دے ہی جنت مین جا

بہر غنت گفت رضوان بسال تاریخ	زہے باغ ارم از روی احسن
	۱۲ ۶ ۷

از میر خیرات حسین صاحب عظمت

شد چو این مثنوی رشک جہان	بعنایات شہ جیلانی
ہاتفم گفت زروی عظمت	سال او مثنوی لاثانی

از سید پیر صاحب نادر

چو شد این مثنوی رشک گلشن	بفضل صانع خلاق وقادر
زروی بلبل گلزار فرحت	چہ نادر باغ سالش گفت نادر
	۱۲ ۶ ۸

ممن ہوا خواہ گلزار احسن ہمرزان مروت شعار محمد عبد الصمد عفر اللہ الصمد

دوستار زمان مروت دہر	لکھ چکی جب یہ مثنوی کامل
از سر ناکم ہی اسکا سال	واہ کیا خوب مثنوی کہا دل
	۱۲ ۶ ۷

وہ پاجامہ ایسا وہ بند ازار — لے جہت دل سے عاشق کے صبر و قرار

وہ بندِ ازار اور وہ گچھونکی شان — لگا رشتہ کھینچے ثریا کی جان

وہ رومال پاوے اگر مشتری — ز رومال پامال کر دے سبھی

وہ رومال زرین لگے ہاتھہ اگر — ملے مہہ پہ خورشید آٹھون پہر

نمود ایسے کرتی سے انگیا کے گل — جسے دیکھہ گلشن مین گل کھائے گل

گلے مین وہ ہار ایک رشک چمن — کہے تو کہ پھولا ہی جنت کا بن

تھا ایک ہاتھہ مین ساختہ پھول یون — ہو گلدستہ شاخ بلورین پہ جون

پسینے کی بو سے وہ چہرہ پر آب — فدا رخ پہ دل بو پہ عطرِ گلاب

کمر پر رکھے ہاتھہ اس آن سے — صدا نکلے ہیہات کی جان سے

وہ مفلس ہیں یہاں گرچہ ہیں امیر | نہ میں انکا خواہاں نہ وہ دستگیر
کہے کوئی مجھے خوب یا کوئی بون | فقط یک مروت کا محتاج ہون
ہین وا ابدال ذی مروت کے سب | نہ دکھلاوے منھ بے مروت کا رب
غرض بامروت ہی وہ اسقدر | مروت دعا دے ہی شام و سحر
سرا ہین نہ جو ایسے خوش خلق کو | بھلا پھر ثنا کسکی لکھنا کہو
نجیب اُسکے گھر کیون نہ جاوے بھلا | کہ ہو جسکے در پر شرافت فدا
سدا اہل فرہنگ کو اُس سے کام | جو دلایر اُسکے ثنا خوان تمام
ہنرمند عاجز بعجز و قصور | ہین حیران دانا دل اُسکے حضور
وہ اسرنگ شادان گل اوقات ہی | کہ دن عید نوروز شب رات ہی

وہ اک خاصۂ رب ہے بے ریب و شک | کہ بعد خدا ہے وہ عالم مین یک

قد و قامت اسکا ہے وہ بے مثال | قیامت ہو بلہار بے قیل و قال

تہا قد وہ تہا نور حق اک عیان | جو ہو نور تو اسکو سایہ کہان

ہوا یہان نہ سایہ فگن اس لئے | کہ امت پہ کل وہان وہ سایہ رہے

پڑا اس لئے اسکا سایہ نہین | کہان سایہ اسکا کہان یہ زمین

ہوی جبکہ معراج تو آسمان | یہہ سوچا کہ وہ مہر کون و مکان

سوے ارض رونق فزا آج ہے | یہہ جب تک ہے اسکو معراج ہے

جو کہنے لگا وہ شہنشاہ دین | قدوم مبارک بروئے زمین

کی چالاکی اتنی وہ چالاک بر | نہ سایہ کو پڑنے دیا خاک پر

قیامت صفا کیون نہ وہ رنگ ہو | جسے دیکھتے آئینہ دنگ ہو

وہ چہرے کی سرخی وہ تہبکی نظر | رگِ چشم دے چیر جون نشتر

سدا ایسی ناز و ادا سے چلے | کہے دل کہ چل اسکے پیرون ملے

وہ رشکِ مسیحا زروئے حیا | مکہہ چھپہ کی بس وہ مرہی گیا

کرشمہ وہ غمزہ وہ اور آن وہ | نہ دے صبر دل جان کو آن وہ

کمر وہ کہ آتی نظر ہی نہین | کہون کیون نہ اسکو کمر ہی نہین

چلے اس کمر پر جو وہ نونہال | ہی یہہ قدرتِ خالقِ لایزال

کرون آگے کیا اُسکی خوبی بیان | ہی عاجز خیال و گمان بیگمان

نہیون ست میرا سخن ہو یقین | کہ کہنا مجھے جھوت بہاتا نہین

کہا چرخ سے دل کے ای تیز رو — کہی میں نے یہی ایک تاریخ نو

کہے جب تو تاریخ ہوئی یقین — وہی سال تاریخ کچہ شک نہین

بفضل نبی اور سے ذوالجلال — بہت دیوے اولاد رنگ ملال

کہون چہٹی چہلّے کا کیا راگ و رنگ — خرد ہی یہان شکل اپنہ دنگ

لے چہٹی سے چہلّے تلک صبح و شام — ترقی خوشی کو ہی ہر دم مدام

کہان تک لکہون شہر و قریون کا نام — چلی آتی ہی خلق یک صبح و شام

تہا یون نے ششنپچ چہٹی کا غل — خوشی ساتہہ آتہون پہر خوش تہی کل

جہان نو بنا تہا بنا دی و رنگ — تہی یک سے لے دس تک خوشیکو امنگ

تہا اس رنگ رقص تان جا بجا — ہوا ناچ کا ہی ناچ پر جی فدا

بحق ہتی رکہیو نت شادمان
بزرگونکو میرے یہان اور وہان

جو ہین میرے خویش و برادر تمام
عنایت سے تیرے رہین شادکام

دل و جان ہین جو میرای محب
ہونت فرحت و راحت انکے نصیب

اور از فیض و افضال خیر الوری
رہے گلشن عمر جبتک ہرا

نسیم کرم سے تیرے ذو الکرام
تیرے مشفق و مہربان صبح و شام

جو ہر نسبت فراغ رحمت کے ہین
جو یکتا گہر درج وحدت کے ہین

ابدتک وی ای قادر بی نیاز
بحق علی نت رہین سرفراز

مین بندہ ہون وہ عبد اللہ میرے
ہون مذنب سبہی بندگی سے تیرے

گنہ پر تیرے مت نظر کیجئے
ہمیشہ برحمت نظر کیجئے

لکھوں کیا پہر اُس مالک کی ثنا مین | جو دل سیکڑوں مالک لے نہین

حماوت تہی پتی کی بس اسقدر | پریشان ہو دل دیکہتے سر بسر

وہ کاکل جو دیکھی کوئی پُر ہوس | اُڑے ہوش دل کا کل اکدم مین بس

جو ہو محو زلف سیہ اکبار | لکھی نے سیاہی کُتب بیشمار

قطعہ

نہ دیکھے ہو پیر و جوان کوئی اگر | سحر شب مین شب صبح مین جلوہ گر

رخ و زلف پر اُسکے کیجو نگاہ | کرو یاد پہر مجکو شام و پگاہ

وہ نازک کمانی بہوین بے نظیر | کمان جسکے غم سے بنا چرخ پیر

دو ون نسبت بہوین سے مین کیا تیغ کو | وہ ابرو کہ لے خلق کی آبرو

کرون نرگس مست کا کیا بیان | لین یک طرفۃ العین مین دو جہان

ہمیون صنعتِ حق پہ قربان ہو جان | کہ ہی اُسکی قدرت کی ایسی ہی شان

صفائی ہیہ رخ پر کہ مُنہ ایکبار | نظر آوے عاشق کا آئینہ وار

ہمیون ایسے خونخوار سے جی لگے | نگہہ وہ کہ سینے مین برچھی لگے

رخ ایسا کہ خورشید رخشان فدا | ادا وہ کہ جسپر دل و جان فدا

لے دل اچہین نکلی جو منہ سے سخن | ڈبا دیوے چاہے جو چاہِ ذقن

ہمک اُسکے مُنہ کا کہے کیا زبان | ہاہے تعریف مین جسکے شکر لسان

غرض اس مروت قرین کو یقین | ہوا یہہ کہ جھوٹ اسمین اصلا نہین

یہہ لاریب و بے شبہ و بے قیل و قال | ہی شہزادئے ملک حسن و جمال

کہا جے کہ چل جھٹ گلے ہا یہہ ہو | دو چار ایسے مہوش سے یکبار ہو

تو گر سنوی ای دل و دین | تجکو ئی کہ بر ما روا ہست این

راگنی ۱۲ ما بہو ایتری

جو گاتے تھے تل کہات کا لیکے نام | تھے نا گوری اُن سب مین نادر تمام

راگنی ۱۲ گوری بہو سری

وہ گاوین جبے کر ذرا سرسری | اُڑتے ہوش حور اور حواس پری

پانچوان راگ ۱۲ سری

نتہا فکر دلبر کسو کے کبہی | تہے ہر ہر طرف مست نٹ کہٹ سبہی

راگنی ۱۲ نٹ

جو سنتے تہے انکی دل و جان کی | تہی ہر صبح و ہر شام کلیان کہلی

راگنی ۱۲ شام کلیان

بڑے مینہہ جو چاہین تو گاتے تہے بہا | رہین غنچہ کلے ہی نہ دلمین گرہ

راگنی ۱۲

جو ٹک دل لگا کر سنا بے سخن | کہا ایسے گانے پہ قربان ہے من

راگنی ۱۲ من

نتہی بات جز عیش و عشرت کہین | نیا کان راحت کا ہر دل یقین

کانرا ایتری راگنی ۱۲

نجومی بنے جب کے محفل مین راگ | نہون کیونکہ دکہائے زینت و بہاگ

راگنی ۱۲ بہاگ

قد اسکا اگر سرو دیکھے ذرا — پڑے پاؤن پر سرو آبنا جھکا

بھلا ایسی رفتار ہو کسکو یاد — کہ دیکھے سے جسکے ہو شمشاد شاد

جو تا صبح سوئے چمن ہو رواں — نسیم صبا سیکھے اٹکھیلیاں

عجب چال ہے اور عجب آن ہاں — ہون پامال یکآن مین لاکھہ جان

ہین چرخ بیوجہ سربر زمین — رکھے پیر نا وہ کہین نازنین

دکھاوے جو پاؤن وہ پردہ نشین — قطعہ — تو کر حشر برپا کہین حور عین

برنگ حنا چہوڑ یکدم نجاون — جو پہانت پاؤن کہین ایسے پاؤن

ہو کیون اُسکی کفشونکا جوڑا بھلا — حنا جسکے پیرون پہ ہو مبتلا

لکھون کیا سراپا پہر اُس گلکا ہاے — قطعہ — جز امید وصل اور اسکے سواے

غزل

بهر آن فدایت دل و جانمن | بقرآن حدیث تو ایمان من
پریشانئ دل چه گویم چو زلف | پریشانم از جان پریشان من
بروزیکه از تو نباشم بعید | همان روز صد عید قربان من
خدا حق لبند ست و من حق پرست | توئی دین و ایمان من جان من
توئی صبح امیدم و شام وصل | توئے ماه من مهر تابان من
بیا بوسیت دست شستم ز جان | بیا زود سرو خرامان من

بچشم مروت ای آئینه رو
مبین جانب چشم حیرانمن

جو گلرو تھے انکو تھی یون بیکلی ‌ ‌ کہ گویا کوئی دی لگی توڑی کلی

سماں راگ کا جسطرف رخ پھرے ‌ ‌ ادھر سایہ آساورے اور پرے

سبھی شادمان گل کے مانند نت ‌ ‌ تھے گل ہندی وسندی جو رسنت

کہا جو سنا سو ہی لا کلام ‌ ‌ ہی کافی مجھے راگ ایسا مدام

تھا ہر سمت گا بیکا اسرنگ غل ‌ ‌ ہوا پھول سا رنگ دنیا کا کل

یہہ مستی کا عالم ہوا ایک شب ‌ ‌ دئے پھینک ملار پھولونکے سب

جو انو نسے تھے شاد پیران یاد ‌ ‌ تھا ہر پوریا د محبت سے شاد

ہمین آمد آواز از آسمان ‌ ‌ الٰہی برآری مراد جہان

نہ مدراس ہی کے گوتے سبھی ‌ ‌ تھے موجود قوال نہا پور ہی

جو دستہ نال کا و سے بہر کر دیا
بھر سے بیر زہرہ فلک پر گئے ۱

ہلے ہاتھ یوں آن انداز ساتھ
جو زاہد بھی ہو کات اپنے ہاتھ لے

وہ تہو کر دے سنجاف کو پیرے
لے جہاں شیدا کو بیرون نکلے

بنا ناز و ادا ار بچھ لیبا نیا
جو منہہ سے کہے سو ہی کر کر دکھا

خرد لے ور صبر جان سے
ہر اعضا ہلاتے تھے اس آن سے

پھرا انکھیاں کس نزاکت سات
رکھے ایک دستر کے تہدی تھی ہاتھ

ہر یک دل یہہ کہتا تہا بہر بہر آکے
کیوں لسی جاہ زنخ کی ہو جاہ

فلک ہی جو او نہ اس سے ڈرے
جسے جا آ سکو دوانہ کرے

تنہا ہونسے بیجانکو دیکھے جان
بنا محرم انچل سے لیتے تھے جان

ہنوز تنک ہے کیوں وہ ٹیکا بہلا — کہ در جسکے انجم سے ہون خوشنما

لڑے موتیوں کی لڑی مانگ سے — کہ دل خلق کا سب پر مانگ لے

وہ چوٹی کہ اتنی سجوٹی کہان — زبان مین میرے جو کرون وہ بیان

یہہ لانبی کہ اپنے پڑے آپ پاؤن — کہون جھوٹ تو مار سا مار کہاؤن

جبین پر بیز افشان تہی قدرے یون — رخ خور پہ رخشندہ ذرے ہون جون

سراسر گہر سے بہرے موتی تہے یون — لڑی کہکشان کی ہویدا ہین جون

وہ نتھنی لے نت ہوش مند سے ہوش — وہ حلقے فلک جسکا حلقہ بگوش

وہ بالے کہ ہالیکو مہ کے مدام — دکہانے تہے بالا جو ہوتی تہی شام

جواہر جو تھے سارے جان گیر تھے — جہان گیریان ہو جہان گیر تھے

میں انسان نہیں ہوں عاشق ہی تو ۔ مگر فرق الفت میں صادق ہی تو

ہی جیسا تخلص مروت تیرا ۔ ہی دل تیرا ویسا ہی الفت بہرا

پہ تا حشر سن ایمروت خصال ۔ نہیں دور ہوگا یہہ تجہسے خیال

سنا گئی اس انداز سے نازنین ۔ بنا صاف دل کان حیرت ہوئین

لگا تکنے اُس ماہ کو جو بغور ۔ زیادہ ہوا جوش الفت کو اور

ہوں ہو دشمن اگر آسمان و زمین ۔ محبت سو دل چہوٹ جاتی نہین

وہ کچہہ اور ہی گہات کی بات ہی ۔ نہیں سبکو لذت یہہ ہیہات ہی

وہیں پہر یہہ اُس جان جانسے کہا ۔ بہلا اتنا کہئے تو ای دلربا

وہ ہی کون جاتی ہی تو جسکے گہر ۔ تجہے دے تو اُس قدر دانکی خبر

غرض دل یہہ اُسکا دِوانہ ہوا — ہوا مین ہُوی دید کی جان ہوا

گیا روبرو جو اسی سے یون — لگا بہنے انکہونسے دریاۓ خون

ذرا ہوش آیا تو تکنے لگا — بہکنے لگا دل تو بکنے لگا

کہ ایمہ وش مہ جبین نازنین — خدارا زروے مروت ببین

تو اس آنسے دیکہی وہ رشک حور — ہوا چشم بد دور دل مجہسے دور

بنین چشم نم غمسے ہمشکل مشک — قدمبوس ہونیکے چلے طفل اشک

جو ہین زلف و رخ بہر دل نثار — نظر آئے یکجا سے لیل و نہار

وہین بس یہہ رو داد حیرت ہُوی — کہ کیون یک بیک یہہ قیامت ہوی

لگی کہنے جبت عقل ای ذی تمیز — ہوا ایسا کیون ماہ کنعان عزیز

جو ہمعصر اُسکے تھے شاعر سبھی ‌‌ ہوں اُسکے مقابل یہہ جرأت نتھی

نہ سودائی ہوکر کے بکتا تہا وہ ‌‌ تزادو تقابل مین یکتا تہا وہ

قدم اِس روش رہ میں رکھیں ہم ‌‌ فرشتے کے جس رہ مین اُکھڑے قدم

نہ سمجھو کہ شعر اُسکے ہین صاف صاف ‌‌ کیسے حوصلہ ہی یہہ جرأت معاف

سخن اُسکا سمجھے یہہ قدرت کہان ‌‌ یہہ طاقت کہان اور یہہ جرأت کہان

جو تہا علم اُسکو خداداد تہا ‌‌ یہہ لاریب ہی وہ تو استاد تہا

یک استاد شاگردونسے اُسکے آج ‌‌ ہی وہ جس سے اُستادونکو احتیاج

رہی تا قیامت سدا شادمان ‌‌ ہی تیرا تو یہہ قول ہر ہر زمان

بنایا ہی بہجت مروت مجھے ‌‌ نہتی فی الحقیقت یہہ جرأت مجھے

ہو کس شکل اُن مہوشونکا تماشا
نظر آوین یک شکل کے جب ہزار

کلا کاتے تھے نہ گاتے تھے وی
لے ہاتھون مین دلکو نچاتے تھے وی

بتاتے تھے یون رنجھہ یا مارو آن
کہ لیتے تھے مہمانونکے تئین جان

کوئی ناچ نہتالی مین اپنا دکھاے
کوئی سانگ بدلے ہنر کو بناے

دوانہ بناوے کوئی بین لیے
کوئی پیر و منکا کے دل چھین لے

چڑہا ابروانکہین جو گردش مین لاے
دل شیخ کو اپنے جانب پہرائے

لے انجل کو جہہ بر اس انداز سے
کہ در پردہ جی جسکا چاہے سو لے

اس آن و ادا سے کلا نہی ہلاے
ہتیلیان زاہد کو جنت بتاے

دکہا جعد مشکین الست جو چلے
تو یارونسے دل مار کو ڈھونڈ نکلے

نہ خواہان ہون مے کا نہ خوشبو کا
فقط ہون دیوانہ تیری دید کا

مین کہا یاد کرون کیونکر بہار گل
تیرے رخ کے آگے ہی اک خار گل

نہین ہو مین والہ کسی چشم کا
ہون بیمار تجھ نرگسی چشم کا

لئے جہین دل لعل لب سخن
ڈبائی تیری مجھکو چاہ ذقن

صفائی یہ گردن کی تیری بہلا
مین قربان کرون کیونکر اپنا گلا

نہین کچھہ میرے جیکو جینے کا دہیان
یہہ کجہ دل کو بھی تیرے سینے کا دہیان

غم ناف کردے کیونکر سیر گل
ہین ہا تہی سے سوراخ اک ناف دل
سوراخ مار ۱۲

نظر ہی نہ اوے تیری جب میان
ہو کس رنگ وصف نہانی بیان

ہو جی کیونکر وصف ہا ہین خجل
ترق جا ہی شکل گندم کی دل

خجل ہووے جسے دیکھہ بدر منیر
زمین کیون نہو غیرت چرخ پیر

لگے کہنے کل اقربا دیکھہ کر
زمین پر اُتارا یہہ کسنے قمر

بہ انداز سمجہین نکیون ہم اسے
بجا ہی اگر بولین مریم اسے

ہی یہہ بیگمان بیگم نیکخو
کہین بیگمان ہین بیگم نیکخو

رہے حشر تک خوش یہہ فرخندہ فال
کہ ہی باغ عصمت مین یک نونہال

رہے اسپہ نت سایۂ فاطمہ
یہہ ہوگی بڑی نیک اور رنما

زہی غیرت ماہ کنعان ہی
حیا جسکی انکہون پہ قربان ہی

بفضل نبی اسمین کچہہ شک نہین
یہہ فیاضۂ عصر ہوگی یقین

یہہ بیگم رہے تا ابد شادمان
بنام شہ محی دین بیگمان

قسم شعر کی جہوٹ کہتا نہیں | از بسے ہین یک راست گو ہو یقین
میرا ایک پیارا یار ہمراز ہی | مروت محبت مین ممتاز ہی
رکھے شادمان اسکو حق تا ابد | کہ ہی نام نیک اسکا عبد الصمد
ہی وہ صاحب دل بنام علی | جگربند حاجی غلام علی
جسے فیض بخش جہان سے سخن | کہے تہا زمانہ اک ای یار سُن
بحق محمد وہ عالی گہر | تہے حاجی غلام علی کے پدر
زہے صاحب عدل و دُر کمال | سخن گستر و عالم بے مثال
دُرِ دُرج راز خفی و جلی | مہ برج دین قاضئے او بجلی
بافضال خلاق رب العباد | تہا اورنگ آباد گل اُس سے شاد